سرکاری رپورٹ

ساتواں / بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ یک شنبہ مورخہ ۳ نومبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۴۰
۴۔	تحریک استحقاق نمبر ۱۶ (منجانب مولانا عبدالغفوری حیدری)	۴۵
۵۔	تحریک استحقاق نمبر ۱۷ ڈاکٹر میر جان محمد خان جمالی	۴۸
۶۔	تحریک استحقاق نمبر ۱۸ منجانب مسٹر جعفر خان مندوخیل	۵۱
۷۔	تحریک التواء نمبر ۱۳ منجانب مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	۵۷
۸۔	بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ بابت سال ۱۹۸۹ کا پیش کیا جانا	۶۴
۹۔	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی (i) بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات۔ مواجبات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کا پیش کیا جانا	۶۵

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ساتواں بجٹ اجلاس

مورخہ ۳ نومبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ

بروز یک شنبہ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

صبح دس بجے کر پینتالیس منٹ پر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ○ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

ترجمہ : مسلمانو! تمہارا رفیق و مددگار اگر کوئی ہے تو اللہ ہے اس کا رسول ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمانوالے ہیں جن لوگوں کا شیوہ ہے کہ نماز قائم رکھتے ہیں زکوۃ ادا کرتے ہیں اور (ہرحال میں) اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں اور (یاد رکھو) جس کی نے اللہ کو اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو اپنا رفیق و مددگار بنایا تو (وہ اللہ کے گروہ میں سے ہوا) اور بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب رہنے والا گروہ ہے۔

وما علینا الاالبلاغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر۔ پہلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب۔

☆ ۳۳۷ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
صوبہ میں ہر سال کتنے پرائمری اسکولوں کو مڈل اور کتنے مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دیا جاتا ہے؟ تفصیل دی جائے۔

○ **وزیر تعلیم۔** صوبہ میں عام طور پر ہر سال ۲۰/ پرائمری اسکولوں کو مڈل اور ۶/ مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دیا جاتا ہے۔ جہاں تک سال ۹۲-۱۹۹۱ء کا تعلق ہے اس میں ۲۰/ پرائمری اسکولوں کو اسٹاف فراہم کرکے مڈل کا درجہ دیا جانا ہے اور ۶/ مڈل اسکولوں کو اسٹاف اور عمارت فراہم کرکے ہائی کا درجہ دیا جائے گا۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی (ضمنی سوال)۔** یہاں یہ نہیں بتایا گیا کہ کون کون سے علاقوں کے پرائمری اسکولوں کو مڈل اسکولوں کا درجہ دیا گیا ہے۔ ضلع کے لیول پر کتنے اسکولوں کو مڈل کا درجہ دیا گیا ہے؟ تفصیل دی جائے گی۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپکا سوال یہ ہے کہ صوبہ میں ہر سال کتنے پرائمری اسکولوں کو مڈل اور کتنے مڈل اسکولوں ہائی اسکول کا درجہ دیا جاتا ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جی ہاں۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل - (وزیر تعلیم)۔** آپ نے جو تفصیل مانگی ہے اس کی تفصیل دی گئی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ نے جتنا سوال کیا ہے آپ کا اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

○ **وزیر تعلیم۔** میرے خیال میں آپ کو جواب دے دیا گیا ہے۔ اگر آپ کو مزید تفصیل چاہئے تو میں یہ آپ کو بتا دوں کہ یہ انڈر پراسیس ہے وزیراعلیٰ صاحب کے پاس ایک دو دن میں انشاء اللہ اس کی منظوری

آجائے گی بہرحال ہم کوشش کرتے ہیں کہ اضلاع میں پرائمری اسکولوں کو مڈل کا درجہ دیا جائے اور ڈویژن میں ہم ایک ہائی اسکول میں جہاں ضرورت ہو یہ Adjustable زیر تکمیل ہے وزیراعلیٰ صاحب اس کو فائنلائیز کریں گے تو اس کی تفصیل آپ کو پروائیڈ کی جاسکے گی چونکہ یہ ابھی فائنل نہیں ہوئے یہ آپ کو بتا دیا جائے گا۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** تھینک یو منسٹر کنسرنڈ۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال بھی میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

☆ **۳۳۸ میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

تعلیم کے مد میں سالانہ فنڈز کس قدر ہیں؟ اور ۹۲-۱۹۹۱ء میں اور یہ فنڈز کن کن علاقوں میں دیئے گئے ہیں؟ نیز رواں مالی سال میں کل کتنے اسکول بلڈنگ کے لئے کس قدر فنڈز دیئے گئے ہیں؟ تفصیل بھی دی جائے؟

○ **وزیر تعلیم۔** رواں مالی سال ۹۲-۱۹۹۱ء میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت تعلیم کے مد میں ۲۴۱۶۹۲۴ ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔ جو زیادہ تر جاری اسکیموں کے لئے ہیں۔ جہاں تک نئی اسکیموں کا تعلق ہے۔ اس سال آٹھ ہائی اسکولوں اور پچھتر (۷۵) پرائمری اسکولوں کی عمارت کے لئے بالترتیب ۱۰۰۰۰ ملین اور ۱۷۰۰۰ ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ان عمارات کی ضلع وار تقسیم منظوری کے مراحل میں ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** تو آپ کب تک اس کو فائنلائیز کریں گے؟

○ **وزیر تعلیم۔** میں نے اپنے پہلے سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ یہ معاملہ تقریباً فائنل اسٹیج پر ہے دو چار دن یا ایک ہفتہ کے اندر انشاء اللہ فائنلائز ہوجائیں گے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** تھینک یو۔

☆ **۳۳۹ میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

رواں مالی سال کے دوران جے۔ وی اور ایس ای ٹی اساتذہ کی کس قدر آسامیوں کی منظوری ہوئی ہے؟ ضلع وار کوٹہ کی تفصیل بھی دی جائے۔

○ **وزیر تعلیم۔** رواں مالی سال کے بجٹ میں ۸۰۰ جے وی اور ۱۵۲ ایس ای ٹیچرز کی آسامیاں رکھی گئی ہیں تاہم ان آسامیوں کی باقاعدہ منظوری محکمہ مالیات کی جانب سے ابھی تک نہیں ملی ہے۔ منظوری کے بعد ہر

ضلع کی ضروریات کی مد نظر رکھتے ہوئے ان آسامیوں کی ضلع وار تقسیم عمل میں لائی جائے گی۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ میری ایک چھوٹی سی گذارش ہے ٹھیک ہے آپ ذمہ دار ہیں منسٹر آف ایجوکیشن ہیں۔ مگر ہم چاہتے ہیں ہمارے بہت سے علاقوں کے اسکولوں میں ٹیچرز نہیں ہیں اگر مہربانی کرکے اس کو فائنل کریں اور پوسٹیں ریلیز کریں تو بہتر ہوگا۔

○ **وزیر تعلیم۔** کیا آپ نئے پرائمری اسکولوں کی بات کرتے ہیں یا کمی کی بات کرتے ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کمی بھی ہے ان علاقوں میں ہمارے خاران ہائی اسکول اور بسمہ ہائی اسکول میں اور کئی مڈل اسکول ہیں جہاں ٹیچرز کی کمی ہے نئے ہائی اسکول ہم نے کھولے ہیں وہاں بھی یہی مسئلہ ہے۔

○ **وزیر تعلیم۔** جہاں تک نئے اسکولوں اور شیلٹر لیس Shelterless پرائمری اسکولوں کی Sanction سینکشن کا تعلق ہے جیسا میں نے جواب میں بتایا ہے کہ دو چار یا ہفتہ تک انشاء اللہ منظوری ہوجائے گی وزیر اعلیٰ صاحب سے ہم لوگوں نے تیار کر لی ہے اس کے ماسوائے میں سمجھتا ہوں کہ اسٹاف یا سنگل ٹیچرز اسکولز جو ہیں ان کی کمی مڈل اسکول یا ہائی اسکول میں اگر اسٹاف کی کمی ہے۔ آپ ہمیں لسٹ پرووائیڈ کردیں ہم پرائٹی (Priority) کے مطابق کرتے ہیں۔

☆ ۳٦۷ میر ظہور حسین کھوسہ

(الف) کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے گذشتہ اجلاس میں سردار فتح علی عمرانی کے ایک سوال کے جواب میں متعلقہ وزیر کی جانب سے یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ گورنمنٹ ہائی اسکول گوٹھ حاجی غلام رسول جیانی ضلع جعفرآباد کو سال ۹۲-۱۹۹۱ء میں ہائی سیکشن کی عمارت دی جائے گی؟

(ب) اگر جزو "الف" کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ہائی اسکول کی عمارت کے لئے رواں مالی سال میں کس قدر فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

○ **وزیر تعلیم**

(الف) یہ درست ہے کہ گذشتہ اجلاس میں سردار فتح علی عمرانی کے ایک سوال کے جواب میں وزیر تعلیم نے

یقین دہانی کرائی تھی کہ گورنمنٹ ہائی اسکول گوٹھ حاجی غلام رسول جیانی ضلع جعفرآباد کو ۹۷-۱۹۹۶ء میں ہائی سیکشن کی عمارت دی جائے گی۔

(ب) جیسا کہ وزیر تعلیم نے گذشتہ اجلاس کے دوران ایوان کو بتایا تھا کہ گورنمنٹ مڈل اسکول گوٹھ حاجی غلام رسول جیانی ضلع جعفرآباد کا درجہ محکمہ تعلیم کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت نہیں بڑھایا گیا تھا بلکہ اس وقت کے متعلقہ ایم پی اے جناب اقبال احمد کھوسہ کی تجویز پر اس اسکول کا درجہ بڑھایا گیا تھا اور انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ اپنے ایم پی اے فنڈز سے اس اسکول کے ہائی سیکشن کی عمارت اور چار دیواری تعمیر کروائیں گے لیکن وہ ایسا نہیں کرسکے۔ وزیر تعلیم نے گذشتہ اجلاس میں ایوان کو یہ بھی بتایا تھا کہ محکمہ تعلیم اس اسکول کی عمارت اور چار دیواری تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ لیکن سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے ۹۷-۱۹۹۶ء میں ایسے ہائی اسکول جن کو اسٹاف دے کر ان کا درجہ بڑھایا گیا تھا کے لئے عمارت تعمیر کرنے کے مد میں کوئی فنڈز مہیا نہیں کئے گئے ہیں۔ چنانچہ اس اسکول کے لئے رواں مالی سال میں ترقیاتی پروگرام کے تحت عمارت تعمیر نہیں ہوسکتی۔ معزز رکن اسمبلی میں گذارش ہے کہ وہ اسکول ہذا کی عمارت اور چار دیواری کے لئے اپنے ایم پی اے فنڈز سے رقم مختص کریں۔ جیسے کہ ان کے پیش رو نے وعدہ کیا تھا۔

☆ ۳۶۸ میر ظہور حسین کھوسہ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری اسکول لشکر خان کنرانی کو اپ گریڈ کرکے مڈل کا درجہ دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اسکول کا درجہ کب سے بڑھایا گیا ہے اور اس اسکول کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے نیز رواں مالی سال کے دوران اس مڈل اسکول کے لے کل کس قدر فنڈز مختص کیے گئے ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

○ وزیر تعلیم

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری اسکول لشکر خان کنرانی ضلع جعفرآباد کو اپ گریڈ کرکے مڈل کا درجہ دیا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ اسکول کا درجہ ۸۹-۱۹۸۸ء میں صرف اسٹاف فراہم کر کے مڈل تک بڑھایا گیا تھا۔ اسکول کی عمارت ایک کمرے پر مشتمل ہے۔ اسی اسکول کو پرائمری ایجوکیشن پروجیکٹ نمبر ۲ کے تحت مزید ایک کمرہ دیا گیا ہے جو ابھی زیر تعمیر ہے علاوہ ازیں اسکول کے لئے مزید ۲ کمرے تعمیر کئے جانے کا بھی منصوبہ ہے۔

○ میر ہمایوں خان مری

جناب اسپیکر میری تجویز ہے کہ میر ظہور حسین صاحب چونکہ نہیں ہے اس لئے ان کے سوالوں کو اگلے سیشن کے لئے رکھ دیں۔ کیونکہ یہ ان کے علاقے کے سوال ہیں اور اس حوالے سے انہوں نے سوال کئے ہیں اس لئے انکو اگلے سیشن کے لئے رکھیں۔

○ جناب اسپیکر۔ جواب تو دے دیئے گئے ہیں اگر ان جوابات کو دیکھ لیں گے اور ان میں کوئی ابہام Fmfiurty محسوس کرتے ہیں تو وہ اس بارے میں نیا سوال دے سکتے ہیں۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ یہ سوالات انہوں نے پبلک ہیلتھ سے متعلق کئے ہیں ان کے علاقے سے یہ تعلق رکھتے ہیں لہٰذا ان کو اگلے سیشن کے لئے رکھیں۔

○ جناب اسپیکر۔ سوال نمبر ۳۶۸ بھی ان کا ہے۔ اس کے بعد ۴۰۱ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی صاحب کا ہے۔

☆ ۴۰۱ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سبی کے علاقہ سانگان باروزئی کے رہنے والے تقریباً چھ سو گھرانوں کے بچوں کے لئے انگریزوں کا تعمیر کردہ صرف ایک پرائمری اسکول ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چھ سو گھرانوں پر مشتمل آبادی کے لئے صرف ایک اسکول ناکافی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پاکستان بننے کے بعد سے اب تک (یعنی ۱۹۹۱ء تک) محکمہ تعلیم نے مذکورہ بالا علاقہ میں کوئی کام نہیں کیا ہے؟

(د) اگر جزو "الف" "ب" اور "ج" کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟ نیز کیا محکمہ اتنی بڑی آبادی کے لئے کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

○ وزیر تعلیم
(الف) یہ درست نہیں ہے کہ سانگان باروزئی میں انگریزوں کا تعمیر کردہ ایک پرائمری اسکول ۱۹۵۴ء میں کھولا گیا تھا۔ جس کی دو کمروں پر مشتمل عمارت ۱۹۸۵ء میں تعمیر کی گئی تھی؟
(ب) اس وقت مذکورہ اسکول میں بچوں کی جماعت وار تعداد حسب ذیل ہے

اول	دوئم	سوئم	چہارم	پنجم	میزان
۴۲	۹	۶	-	-	۵۷

مندرجہ بالا تعداد کے پیش نظر موجودہ اسکول اس وقت علاقے کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ البتہ طلباء کی تعداد میں اضافہ ہونے کی صورت میں مزید تعلیمی سہولتوں کا انتظام کیا جائے گا۔
(ج) جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا کہ اس علاقہ کو قیام پاکستان کے بعد ہی تعلیمی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ لہٰذا یہ درست نہیں کہ محکمہ تعلیم نے اس علاقہ میں کوئی کام نہیں کیا ہے۔
(د) جزو "الف" "ب" اور "ج" کا جواب اوپر دیا جاچکا ہے۔ نیز پرائمری اسکول سانگان باروزئی میں داخل بچوں کی تعداد کے پیش نظر فی الحال وہاں موجود اسکول کافی ہے۔ تاہم محکمہ مختلف علاقوں میں ضروریات کے مطابق تعلیمی سہولتیں مہیا کرتا ہے۔ لہٰذا جب بھی محکمہ نے محسوس کیا اس علاقہ میں مزید تعلیمی سہولتوں کی ضرورت ہے تو اس کے مطابق اقدام پر غور کیا جائے گا۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** (ضمنی سوال) وزیر موصوف سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جہاں پانچ چھ سو گھرانوں میں 57 ستاون طلباء زیر تعلیم ہیں کیا یہ تعلیمی پراگریس اس کو کہیں گے؟ کیا اس بارے میں آپ کو علم ہے؟ کیا اس علاقے کے لوگ تعلیم حاصل نہیں کرنا چاہتے ہیں یہ وہاں مراعات نہیں ہیں؟ جن کی وجہ سے وہاں پانچ چھ سو گھرانوں کے علاقہ میں صرف 57 ستاون طلباء ہیں یہ قابل افسوس بات ہے اس سلسلہ میں آپ کیا وضاحت فرمائیں گے؟

○ **وزیر تعلیم۔** واقعی یہ قابل افسوس بات ہے اس علاقہ میں صرف ستاون طلباء اور وہ بھی Classes Lower لوئر کلاسز میں پڑھ رہے ہیں یہ تو والدین کی دلچسپی کے مطابق ہوتا ہوگا۔ داخلہ ملے یا Facility فیسلیٹی نہ ملے بات نہیں۔ والدین کے حالات بہرحال ہمارے کنٹرول میں نہیں ہیں اگر فیسلٹیز نہیں ملتی ہیں تو وہ بات ہم پر آتی ہے یعنی محکمہ تعلیم پر۔۔۔۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** میں سمجھتا ہوں جہاں تک محکمہ تعلیم کی ایڈمنسٹریشن کا تعلق ہے اس بارے میں محکمہ تعلیم کی کیا پراگریس ہے اس سلسلہ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اگر اس کی آپ تحقیقات کریں کہ وہ وجوہات کیا ہیں یا گورنمنٹ کی طرف سے کوئی ڈی فین شینسی ہے یا لوگوں میں نقص ہے کہ وہ بچوں کو تعلیم دلانے میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے اگر یہ بات ہے تو واقعی قابل افسوس ہے اس سلسلہ میں کچھ کرنا چاہئے آپ سے یہ میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کے متعلق معلومات حاصل کریں کہ وہاں تعلیمی معیار کچھ آگے بڑھایا جائے۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر کے توسط سے اگر آپ کی ہدایت کے مطابق انشاء اللہ ہم تفصیلات معلوم کریں گے اور کوشش کریں گے کہ وہاں کے لوگ دلچسپی کیوں نہیں لیتے ہماری طرف سے کوئی ڈیفیشنسی تو شو نہیں کی گئی ہے ہم یہ معلوم کرکے تسلی کریں گے۔ بہرحال ہمارے محکمہ کے جواب کے مطابق وہاں کوئی محکمہ نے ڈیفیشنسی نہیں شو کی ہے بہرحال ہم اس کی معلومات کریں گے اور کوشش کریں گے کہ ہماری طرف سے کوئی کوتاہی نہ ہو۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال بھی عبدالحمید خان صاحب کا ہے۔

☆۴۰۲ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) گذشتہ دس سالوں کے دوران محکمہ تعلیم کے کن مجاز آفیسر/ آفیسران صاحبان نے ضلع سبی کے علاقہ سانگان باروزئی کا دورہ کیا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو آفیسر مجاز کا نام تاریخ دورہ اور رپورٹ کی تفصیل دی جائے۔ نیز اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائیے۔

(ب) کیا موجودہ حکومت سانگان باروزئی کی کثیر آبادی کو علم کی روشنی سے مستفید کرنے کا کوئی پروگرام رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو وہ پروگرام کیا ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجہ بتلائی جائے۔

○ **وزیر تعلیم**

(الف) گذشتہ دس سالوں کے دوران محکمہ تعلیم کے مجاز آفیسران/ عہدہ داران وقتاً فوقتاً علاقہ سانگان باروزئی کا دورہ کرتے رہے ہیں۔ فوری طور پر دستیاب ریکارڈ کے مطابق درج ذیل آفیسران/ عہدہ داران نے اس اسکول کا دورہ کیا ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	تاریخ دورہ	رپورٹ
۱۔	مسٹر رودا خان	سپروائزر سرکل سبی	۱۵/ مئی ۱۹۸۸ء	معائنہ رپورٹس کی کاپیاں
۲۔	مسٹر اللہ داد رودا خان	اے ڈی ای او سبی (معہ سپروائزر)	۵/ اکتوبر ۱۹۸۹ء	موجود ہیں اور طلبی پر پیش کی جاسکتی ہیں
۳۔	مسٹر رودا خان	سپروائزر سرکل سبی	۱۱/ ۱۹۹۰ء	

(ب) اس علاقہ میں فی الحال ایک پرائمری اسکول موجود ہے جس میں طلباء کی کل تعداد ۵۷ ہے اس تعداد کے پیش نظر موجودہ اسکول تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔ البتہ طلباء کی تعداد میں اضافے کی صورت میں مزید تعلیمی سہولتوں کی فراہمی کا انتظام کیا جائے گا۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** اس میں بھی میرا ضمنی سوال وزیر موصوف سے یہی ہے کہ یعنی پہلے سوال کی طرح ہے آپ ذرا اندازہ لگائیں کہ انیس سو اٹھاسی سے لیکر انیس سو نوے تک صرف دو تین دورے اس علاقے کے ہوئے ہیں وہاں اسکول مینجمنٹ کی طرف سے تعلیمی معیار کو پڑھانے کے لئے ہم کیا توقع کریں گے؟ انسپکٹر اسکول صاحب نے اٹھاسی سے نوے تک صرف دو تین دورے کئے ہیں جہاں تک تعلیم کے معیار کو ڈویلپ کرنے کا تعلق ہے تو اس علاقے کو قطعاً" نظرانداز کیا گیا ہے۔ آپ کے افسران سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس علاقے کی تعلیم کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جارہی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** کیا پہلا جواب اس کے لئے کافی ہے۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** میں سمجھتا ہوں اس میں ڈیفیشینسیز میں ان کے بارے میں معلوم کیا جائے کہ آیا۔

It is deficiency on the part of staff or it is deficiacy on the part of Goverment or the department.

ہمیں امید ہے کہ وزیر متعلقہ اس طرف توجہ دیں گے۔

☆۴۰۴ **ڈاکٹر کلیم اللہ۔** (مسٹر عبدالحمید اچکزئی صاحب نے دریافت کیا)۔

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ میں پشتو' بلوچی' براہوی اور انگریزی کے مضامین کے ماہرین کی آسامیاں کتنے عرصے سے خالی ہیں اور اس کی وجوہات کیا ہیں۔
نیز اگر مذکورہ زبانوں کے ماہرین کی کوئی آسامی پر کی گئی ہے تو اس ماہر مضمون کے تعلیمی کوائف تاریخ تعیناتی کی تفصیل دی جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ کسی مجاز ادارے نے یہ تعیناتی کی ہے۔
(ب) کیا یہ درست ہے کہ نصابی کتب کی طباعت و اشاعت ماہر زبان و مضمون کے مشورہ و ہدایت کے بغیر ایک نامکمل اور ناقص عمل ہے۔
(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کن زبانوں کی نصابی کتب کتنی تعداد میں کہاں سے چھپوائی گئی ہیں اور چھپائی سے پہلے کن کن ماہرین سے مشورہ کیا گیا ہے ان کے نام اور تعلیمی کوائف دیئے جائیں نیز اگر کسی تسلیم شدہ ماہر زبان کا مشورہ نہیں لیا گیا تو پھر اس چھپائی کی وجوہات کیا ہیں اور ان پر کس قدر خرچہ آیا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

○ وزیر تعلیم

(الف) پشتو' بلوچی' براہوی کے مضامین کے لئے ابھی تک کوئی آسامی بورڈ کے لئے منظور نہیں کی گئی۔ البتہ انگریزی کے مضمون کے لئے آسامی تقریباً گزشتہ دو سال سے خالی پڑی ہے۔ اس آسامی کے لئے دوبارہ اخبارات کے ذریعے موزوں امیدواروں سے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ لیکن مطلوبہ قابلیت کے امیدواروں کے دستیاب نہ ہونے اور نئی ملازمتوں پر پابندی کے باعث ابھی تک کسی امیدوار کی تقرری عمل میں نہیں لائی جا سکی۔
(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ نصابی کتب کی طباعت و اشاعت کے سلسلے میں ماہرین زبان و مضمون کا مشورہ ضروری ہے۔
(ج) درج ذیل زبانوں کی درسی کتب برائے سال ۱۹۹۱ء طبع کی گئی ہیں۔ طبع کردہ کتب کی تعداد بھی ہر زبان کے سامنے درج ہے۔

(I)	پشتو جماعت اول	(قاعدہ درسی کتب)	۱,۳۰,۰۰۰
(II)	بلوچی جماعت اول	(قاعدہ درسی کتب)	۱,۹۵,۰۰۰
(III)	براہوی جماعت اول	(قاعدہ درسی کتب)	۵۴,۰۰۰

(IV) انگریزی جماعت ششم تا دہم ۹,۶۰۰

(V) عربی جماعت شم یا ہشتم ۶۴,۰۰۰

(VI) اردو جماعت اول تا دہم ۷,۵۰,۰۰۰

مندرجہ ذیل کتب کوئٹہ اور لاہور کی مختلف پرنٹنگ پریسوں سے ناشرین کتب کے توسط سے چھپوائی گئی ہیں۔ چھپائی سے پہلے جن زبانوں کے بعض معروف ادیبوں شعراء اور ماہرین لسانیات کی خدمات سے استفادہ کیا گیا ہے۔

ان کی تفصیل وکوائف درج ذیل ہیں۔

۱۔ پشتو زبان

(الف) پشتو قاعدہ (i) پروفیسر سید عابد شاہ عابد ڈبل ایم۔ اے بلوچستان یونیورسٹی

(ii) عبداللہ درویش ایم اے لیکچرار (چیئرمین پشتو اکیڈمی) گورنمنٹ کالج پشین۔

(ب) درسی کتب (i) مسز ذولیجہ نذیر ایم' اے۔ ایم۔ ایڈ ایل ایل بی ماہر مضمون ٹیکسٹ بک بورڈ

(ii) صاحبزادہ حمیداللہ ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج پشین

۲۔ بلوچی زبان

(الف) بلوچی قاعدہ (i) پروفیسر عبداللہ جان جمالدینی ایم اے بلوچستان یونیورسٹی

(ii) آغا نصیر خان احمد زئی ممبر بلوچی اکیڈیمی

(ب) درسی کتب (i) ڈاکٹر نذیر احمد رئیسانی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہیلپر ہسپتال کوئٹہ

(ii) مسز ذولیجہ نذیر ایم۔اے۔ ایم ایڈ ماہر مضمون بلوچستان بورڈ

۳۔ براہوی زبان

(الف) براہوی قاعدہ (i) پروفیسر نادر قمبرانی ایم اے بلوچستان یونیورسٹی

(ii) عبدالرزاق صابر ایم اے لیکچرار بلوچستان یونیورسٹی

(ب) درسی کتب (i) مسز ذولیجہ نذیر ایم اے ایڈ ایل بی ماہر مضمون بلوچستان بورڈ

(ii) عبدالحلیم صادق لیکچرار ایم اے۔ بلوچستان یونیورسٹی

۴۔ انگریزی زبان

(i) پروفیسر سلطان محمود نیازی ایم اے ایڈیشنل ڈائریکٹر کالجز
(ii) مس بشریٰ تحسین ایم اے ماہر مضمون ٹیکسٹ بک بورڈ

۵۔ عربی مضمون

(i) مس انوری بیگم پرنسپل فاطمہ جناح گرلز ہائی اسکول
ایم اے۔ بی ایڈ
(ii) مس بشریٰ تحسین ایم اے ماہر مضمون ٹیکسٹ بک بورڈ

۶۔ اردو زبان

(i) مسز ذوبیہ نذیر ایم اے۔ ایم ایڈ۔ ایل ایل بی۔
ماہر مضمون بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

لہٰذا کوئی کتاب ماہرین کے مشورے کے بغیر نہیں چھاپی گئی کتب کی چھپائی کے بعد ان کی نظرثانی کا کام بھی باقاعدگی سے جاری رہتا ہے اور کتاب کو بہتر سے بہتر کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔

☆ ۴۰۵ ڈاکٹر کلیم اللہ۔ (مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی نے دریافت کیا)

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کو گذشتہ تین سالوں کے دوران مختلف کاموں کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی ہیں۔ ہر مد کے لئے فراہم کردہ فنڈ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جائے۔

(ب) مزکورہ بالا بورڈ کی عمارت کی تعمیر کا منصوبہ تکمیل کے کس مراحل میں ہے اور اب تک اس منصوبہ پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے۔

(ج) کیا حکومت مذکورہ بورڈ کی کارکردگی سے مطمئن ہے۔ نیز کیا متعلقہ محکمہ کے کسی مجاز آفیسر نے مذکورہ بالا بورڈ کا کبھی معائنہ کیا ہے۔ اگر ہاں تو کب اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے۔ نیز کیا جانچ پڑتال کنندگان بورڈ کی کارکردگی سے مطمئن تھے جانچ پڑتال رپورٹ کی تفصیل بھی دی جائے۔

○ وزیر تعلیم۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کو گذشتہ تین سالوں کے دوران صوبائی محکمہ تعلیم کی جانب سے حسب ذیل گرانٹ دی گئی ہے جو ملازمین پر صرف کی گئی ہے۔

۱۹۸۸-۸۹ء	۴ لاکھ روپے
۱۹۸۹-۹۰ء	۴ لاکھ روپے
۱۹۹۰-۹۱ء	۳ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ

بورڈ نے اپنے ذرائع سے دفتر کے لئے زمین حاصل کی ہے۔ اس پر چار دیواری اور ایک گودام کی تعمیر کے لئے یو۔ ایس۔ ایڈ نے مبلغ ۱۶ لاکھ روپے کی گرانٹ منظور کی ہے۔ یہ رقم محکمہ کے سول ورک ڈیپارٹمنٹ کے توسط سے خرچ کی جاری ہے۔ چار دیواری کا کام مکمل ہوگیا ہے۔ گودام چھت کی سطح تک مکمل ہوگیا ہے۔ گودام پر چھت ڈالنے کا کام اندازاً ایک ماہ میں مکمل ہونے کی توقع ہے۔ اس طرح اب تک تقریباً ۱۰ لاکھ روپے خرچ ہوچکے ہیں۔ یو۔ ایس۔ ایڈ کے فنڈ سے اگلے سال دفتر کی عمارت کے لئے مزید رقم فراہم کی جائے گی صوبائی محکمہ تعلیم مجموعی طور پر بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کی کارکردگی سے مطمئن ہے۔ محکمہ تعلیم کے دو سینئر آفیسران نمبرا ڈائریکٹر ایجوکیشن (سکولز) نمبر ۲ ڈائریکٹر ایجوکیشن نصابیات اس بورڈ کے مستقل ممبر ہیں۔ بورڈ کے تمام اہم امور اس بورڈ کے ذریعے ہی چلائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ سالانہ بجٹ کی منظوری بھی محکمہ تعلیم سے حاصل کی جاتی ہے۔

بورڈ کے قیام سے لیکر ۱۹۸۸ء تک کے ہر مالی سال کی آڈٹ بذریعہ اے جی۔ آفس بلوچستان اور چارٹر اکاؤنٹنٹ ہوچکی ہے۔ آڈٹ رپورٹوں کا تفصیلی جواب ادارے کی جانب سے دیا گیا ہے۔ ابھی تک کسی قسم کی سنگین بے قاعدگی کی رپورٹ نہیں کی گئی اور اکثر اعتراضات ختم کر دیئے گئے ہیں۔ البتہ گذشتہ تین سالوں کا آڈٹ ہونا باقی ہے۔ جس کے لئے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ اور اے جی آفس سے کئی بار رابطہ قائم کیا گیا ہے۔ یہ آڈٹ بھی جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ آڈٹ ٹیمیں مجموعی طور پر بورڈ کی کارکردگی سے مطمئن ہی ہیں۔

☆ ۴۰۶ ڈاکٹر کلیم اللہ۔ (مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی صاحب نے دریافت کیا)

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے۔

(الف) صوبہ میں قائم مختلف زبانوں کی علمی اکیڈمیوں یعنی پشتو، بلوچی اور براہوی کو گذشتہ دس سالوں کے دوران کس قدر گرانٹ حکومت کی طرف سے دی گئی ہے۔ ہر ایک اکیڈمی کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ بالا اکیڈمیوں کو گرانٹ دینے کا پیمانہ کیا رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی پیمانہ مقرر نہیں ہے۔ تو پھر حکومت کا طریقہ کار کیا ہے؟

(ج) کیا مذکورہ اکیڈمیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ عمارتیں ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں۔ نیز کیا مرکزی حکومت صوبہ میں قائم ان اکیڈمیوں کو گرانٹ فراہم کرتی ہے اگر ہاں تو یہ گرانٹ پشتو' بلوچی' براہوی اکیڈمیوں میں کس طرح تقسیم کی جاتی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

○ وزیر تعلیم

(الف) صوبہ میں قائم مختلف زبانوں کی علمی اکیڈمیوں یعنی پشتو' بلوچی اور براہوی کو گذشتہ دس سالوں کے دوران منظور شدہ گرانٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ پشتو اکیڈمی	دو لاکھ ستانوے ہزار روپے
۲۔ بلوچی اکیڈمی	آٹھ لاکھ نوے ہزار پانچ سو روپے
۳۔ براہوی اکیڈمی	تین لاکھ چھ ہزار پانچ سو روپے

(سالانہ گرانٹ کی تفصیل ذیل ہے)

(ب) رقوم کی فراہمی محکمہ مالیات کی جانب سے براہ راست ان اکیڈمیوں کے نام پر کی جاتی ہے محکمہ تعلیم صرف ان کو محکمہ مالیات کی جانب سے منظور شدہ رقومات کی ادائیگی کرتا ہے۔ اس لئے گرانٹ کی تقسیم کا کوئی پیمانہ فی الحال مقرر نہیں ہوا ہے۔

(ج) مذکورہ اکیڈمیاں علیحدہ علیحدہ کرائے کی عمارت میں قائم ہیں۔ مرکزی حکومت نے آج تک محکمہ تعلیم کے توسط سے ان اکیڈمیوں کو کوئی گرانٹ فراہم نہیں کی۔

سالانہ تفصیل گرانٹ برائے پشتو' بلوچی' براہوی اکیڈمی

نمبر شمار	سال	پشتو اکیڈمی	بلوچی اکیڈمی	براہوی اکیڈمی
۱۔	۱۹۸۱-۸۲	۳۰،۰۰۰/=	۵۰،۰۰۰/=	۳۰،۰۰۰/=
۲۔	۱۹۸۲-۸۳	۳۰،۰۰۰/=	۵۰،۰۰۰/=	۳۰،۰۰۰/=
۳۔	۱۹۸۳-۸4	۳۰،۰۰۰/=	۵۰،۰۰۰/=	۳۰،۰۰۰/=

۴-	۱۹۸۴-۸۵	=/۳۰،۰۰۰	=/۵۰،۰۰۰	=/۳۰،۰۰۰
۵-	۱۹۸۵-۸۶	=/۳۰،۰۰۰	=/۱،۰۰،۰۰۰	=/۳۰،۰۰۰
۶-	۱۹۸۶-۸۷	=/۳۰،۰۰۰	=/۱،۰۰،۰۰۰	=/۳۰،۰۰۰
۷-	۱۹۸۷-۸۸	=/۳۰،۰۰۰	=/۲،۰۰،۰۰۰	=/۳۰،۰۰۰
۸-	۱۹۸۸-۸۹	=/۳۰،۰۰۰	=/۱،۰۰،۰۰۰	=/۳۰،۰۰۰
۹-	۱۹۸۹-۹۰	=/۳۰،۰۰۰	=/۱،۰۰،۰۰۰	=/۳۵،۰۰۰
۱۰-	۱۹۹۰-۹۱	=/۲۷،۰۰۰	=/۹۰،۰۰۰	=/۳۱،۵۰۰
	میزان	=/۲،۹۷،۰۰۰	=/۸،۹۰،۰۰۰	=/۳،۰۶،۵۰۰

☆ ۴۷۱ **میر محمد عاصم کرد-** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بمقام بچو تحصیل حاجی شہر ضلع کچھی میں گورنمنٹ پرائمری اسکول کام کر رہا ہے؟

(ب) اگر جزو "ب" کا جواب اثبات میں ہے تو یہ بتایا جائے کہ یہ اسکول کب سے کام کر رہا ہے اور اسکول کی عمارت ہے بھی یا نہیں؟ اگر پختہ عمارت نہیں ہے تو اس کی وجہ بتلائی جائے۔

○ **وزیر تعلیم**

(الف) یہ درست ہے کہ بمقام بچو تحصیل حاجی شہر ضلع کچھی ایک گورنمنٹ پرائمری اسکول کام کر رہا ہے۔

(ب) یہ اسکول ۱۹۶۵ء میں منظور کیا گیا تھا اور فی الحال گاؤں والوں کی جانب سے فراہم کردہ کچی عمارت میں کام کر رہا ہے اس اسکول کی پکی عمارت اب تک تعمیر نہیں کی گئی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ہر سال سینکڑوں نئے پرائمری اسکول کھولے جاتے ہیں۔ جن میں عمارت شامل نہیں ہوتی۔ جبکہ ہر سال صرف پچاس (۵۰) ایسے پرائمری اسکولوں کو عمارات فراہم کی جاتی ہیں۔ جن کی سرکاری عمارت نہ ہو۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام ۹۲-۱۹۹۱ء کے تحت جن پرائمری اسکولوں کو عمارات فراہم کی جاتی ہیں۔ ان میں مذکورہ اسکول بھی شامل ہے۔ اسکولوں کی فہرست منظوری کے مراحل میں ہے۔

○ **جناب اسپیکر-** کیا سوال نمبر ۴۷۱ پر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

○ **میر محمد عاصم کرد-** جناب والا۔ میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ اس کا تعلق جواب کے حصہ "ب"

سے ہے اس میں ہمارے منسٹر صاحب نے یہ جواب دیا ہے۔ یہ اسکول ۱۹۶۵ء میں تعمیر کیا گیا ہے اور اس کی بنیاد ۱۹۵۴ء میں رکھی گئی ہے۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب والا۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اور ڈیپارٹمنٹ فیگرز کا تعلق ہے اس کے مطابق یہ اسکول ۱۹۶۵ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اگر آپ کہتے تھے تو اس بارے میں پتہ کروالیتے ہیں کہ آپ کی اطلاع کے مطابق یہ اسکول ۱۹۵۴ میں قائم ہوا۔ جبکہ ہماری فراہم کردہ جواب میں ۱۹۶۵ء ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کیا چاہتے ہیں کہ مزید معلومات آپ کو فراہم کردیں۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب والا۔ جی ہاں آپ اس بارے میں معلومات کرلیں۔ دوسری بات یہ کہ اس اسکول کی بنیاد ۱۹۵۴ء میں رکھی گئی تھی۔ ابھی تک اسکول کی عمارت نہیں ہے تقریباً ۳۶ سال گذر گئے ہیں اور نہ ہی اس اسکول کو مڈل اور ہائی اسکول کا درجہ دیا گیا ہے۔ ۳۴ سال پہلے جو اسکول کی بنیاد رکھی گئی تھی ایک کچی کوٹھی میں اب اس کی بنیادیں بھی منہدم ہوگئیں ہیں۔ دیواروں میں اتنی بڑی بڑی دراڑیں پڑگئیں ہیں اور یہ دیواریں بچوں پر گرنے والی ہیں۔ اب شاید وہ بھی گر گئی ہوں گی۔ اب وہاں سے ۹۵ لڑکے مڈل کلاسز کے------

○ **جناب اسپیکر۔** میر عاصم کرد صاحبان ان کا جو جواب ہے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۵۴ء میں اتنا میٹرل نہیں ہے۔ آپ کے سوال کا جواب جزو ہے اس میں ہے کہ اگر پختہ عمارت نہیں ہے تو اس کی وجہ بتائی جائے۔ اب جواب کے آخری حصہ کو دیکھیں جس میں ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام ۹۲-۱۹۹۱ء کے تحت جن پرائمری اسکولوں کو عمارت فراہم کی جاتی ہے ان میں مذکورہ اسکول بھی شامل ہے۔ اس حوالے سے تو آپ کا جواب ہوگیا۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر۔ مجھے تو ابھی بھی شک ہے کہ یہ اس میں شامل نہیں ہوگا۔ جبکہ ۳۶ سالوں میں شامل نہیں ہوا تو اب بھی شامل نہیں ہوگا۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب والا۔ اگر یہ اسکول ابھی شامل نہیں ہوگا تو پچاس پچاس لاکھ روپے ایم پی اے فنڈز دے رہے ہیں میں نے اس میں سے اپنے ضلع کے پندرہ سولہ اسکولوں کو اپنے ایم پی اے فنڈز سے پیسے دیئے ہیں۔ اس سلسلہ میں میری متعلقہ ایم پی اے سے یہی گذارش ہوگی۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب والا۔ ہمارا کچھی ڈسٹرکٹ بہت ہی پسماندہ ہے اس کی پسماندگی کا آپ

اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ۳۶ سال سے اس عمارت کی بنیاد نہیں رکھی گئی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** عاصم صاحب اس اسکول کی بات کریں۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب والا۔ میں اسی اسکول کی بات کر رہا ہوں۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب والا۔ جہاں تک پسماندگی کا تعلق ہے تو یہ صحیح ہے کہ کچھی پسماندہ ضلع ہے اور وہ کافی------

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب والا۔ آپ اس سے اندازہ لگالیں کہ ۳۶ سال سے ابھی تک اس کی عمارت نہیں ہے اور وہاں سے یقیناً ۱۶ لڑکے مڈل اسکول کٹھن میں پڑھنے کے لئے جاتے ہیں۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب والا۔ میں نے اپنے جواب میں اس کی تفصیل دی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ ۹۲-۱۹۹۱ء کے اے ڈی پی جو------

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب والا۔ کیا آپ کا یہ جواب درست ہے کہ آپ نے ۱۹۵۴ء کو ۱۹۶۵ء کیا ہوا ہے۔

○ **وزیر تعلیم۔** جیسا کہ میں نے کہا کہ اس کی تحقیقات ہم کروالیں گے اور پتہ کرلیں گے کہ آپ کی تاریخوں میں اور ہماری تاریخوں میں کیوں فرق آرہا ہے آپ فرما رہے ہیں ۱۹۵۴ء ہے جبکہ اب میں ۱۹۶۵ ہے۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب والا۔ یہاں جواب میں ۱۹۶۵ء لکھا ہوا ہے۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب والا۔ میں نے آپ سے کہہ دیا ہے کہ ہم اس کی تحقیقات کریں گے ہم تو ریکارڈ کے مطابق بات کرتے ہیں اور آپ لوگوں کا شاید جنگ عظیم کے حساب سے بات ہوگی۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس حوالے سے کہ ۱۹۵۴ء اور ۱۹۶۵ء میں کوئی زیادہ میٹرل نہیں ہے جتنا اس عمارت کی تعمیر ہے اس سلسلہ میں جو جواب آیا ہے۔ اس میں جو لب لباب ہے آپ اپنے سوال میں عمارت کی تعمیر پوچھنا چاہتے ہیں۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب والا۔ میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ ۳۶ سالوں میں اس اسکولوں کو

گریڈ کیوں نہیں کیا گیا۔ جبکہ اس کے دو کمرے بنانے تھے۔

○ **جناب اسپیکر۔** پہلے اس کے کمرے بنیں پھر اس کے بعد یہ upgrade اپ گریڈ ہو۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر۔ میں پہلے ہی چیخ رہا ہوں کہ یہ ہمارا کچھی ڈسٹرکٹ انتہائی پسماندہ ہے۔ ڈی سی صاحب خان قلات کے اصطبل میں رہتے ہیں اور انکا عملہ اصطبل کے کمروں میں رہتا ہے اس کی پسماندگی کا اندازہ آپ اس سے لگائیں۔

○ **وزیر تعلیم ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کے توسط سے جہاں تک معزز رکن کی درخواست ہے کہ بلڈنگ فراہم نہیں کی گئی ہے تو ہمارے پاس ایسے ہزاروں اسکول ہیں جنہیں ابھی تک ہم بلڈنگ فراہم کرنے کے قابل ہی نہیں ہوئے ہیں۔ کیونکہ بلوچستان ایک پسماندہ صوبہ ہے۔ ہم سے پہلے بھی حکومتیں آئیں ہیں۔ ان کی بیک لاگ ابھی تک پوری نہیں ہوئی ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جہاں طالب علموں کی تعداد زیادہ ہے انہیں ترجیحی کی بنیاد پر بلڈنگ فراہم کردیں اور آپ کا گڑ بڑ کا سوال ہی الگ ہے۔ جس کا ان کے سوال میں ذکر ہی نہیں ہے۔ بہرحال میں اس کی بھی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ پہلے بھی میں نے جیسا کہ بتایا تھا کہ سالانہ ہم نے--------

○ **جناب اسپیکر۔** اس کی تفصیل آپ نے اس سے پہلے سوال کے جواب میں دیدی ہے۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر۔ کیا اس کی یقین دہانی کرائیں گے کہ اس اسکول کو upgrde اپ گریڈ کریں گے یا نہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ کا سوال اپ گریڈ پر تو ہے نہیں تعمیر کے بارے میں ان کا جواب آیا ہے۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** ان کے لئے اسکول نہیں ہے کچھ بھی نہیں ہے وہ درختوں کی چھاؤں میں سبق پڑھتے ہیں۔ اس کے لئے تعمیر کے سلسلہ میں وہ یقین دہانی کرائیں گے۔ آن دی فلور On the flour

○ **جناب اسپیکر۔** اس کا جواب تحریری صورت میں آپ کے سامنے موجود ہے اب سوال نمبر ۲۸۱ کی باری ہے۔

☆ ۲۸۱ **ملک کرنم خان نجک۔** کیا وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبائی وزراء صاحبان نے ۱۷/ نومبر ۱۹۹۰ء تا ۳۱/ مئی ۱۹۹۱ء تک صوبہ کے کن کن علاقوں کا دورہ کیا۔ نام وار تفصیل دی جائے اور ان دوروں کا کل کس قدر ٹی۔ اے۔ ڈی۔ اے وصول کیا ہے؟

○ **وزیر ملازمتہاء نظم و نسق عمومی۔** محکمہ ملازمتہائے امور انتظامیہ کے ریکارڈ کے مطابق صوبائی وزراء صاحبان نے ۱۷ نومبر ۱۹۹۰ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۱ء تک صوبہ کے جن جن علاقوں کا دورہ کیا ان کی تفصیل اور ان دوروں کے دوران حاصل کردہ ٹی اے/ ڈی اے کی متن درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام وزراء و محکمہ	شہر/ گاؤں	کل رقم بابت سفر خرچ
۱۔	نواب محمد اسلم رئیسانی	دریجی	حب' اوتھل' بجکور =/۱,۴۰۰
	سینئر وزیر	گوادر	
۲۔	محمد شاہ مردانزئی	کوزہ پکھ' پشین' ژوب	=/۴,۹۰۰
	وزیر زکواۃ	مسلم باغ	
۳۔	مولوی امیر زمان	وکی' زیارت' سنجاوی' لورالائی	
	وزیر زراعت	قلات' منگچر' کناوی فارم' خضدار	
		گنداوہ' ہرنائی' موسیٰ خیل' مسلم باغ	
		سکاروبج' اوستہ محمد' شوگر مل' گلستان چمن	۵,۹۵۰
۴۔	میر جان محمد جمالی		
	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی	اوستہ محمد' ڈیرہ مراد جمالی' سبی	
		جعفر آباد	=/۶,۶۵۰
۵۔	حسین اشرف		
	وزیر ماہی پروری	پسنی' اورماڑہ' کلانچ گوادر' پشکان	
		جیونی' دشت' کھڈان' تربت	
	٭	مند' ڈام' گڈانی	=/۳,۳۲۵
۶۔	مولانا عبدالباری		
	وزیر خوراک	ملکیار' طور شاہ' شیخان زئی' چمن	

		پشین بازار، کلی شبکی، شین غزی کیتو، گوران، بالا حاجی زئی، حاجی شکر زئی، کلی تنگ کلی کانگزئی، کلی گگے زئی، کلی یاسین زئی گلستان، پشین، پیر علی زئی، سبی، ڈھاڈر	۲,۸۰۰/=
		خضدار، مولہ، سراتان، شادیزئی نوروزئی وغیرہ	
۷۔	مولانا نیاز محمد دوتانی	حب، اوتھل، خضدار، ہرنائی، کواس گلستان، پشین، جدون، گوگی، زندرہ بالہ ژڑہ گی، اچین، رند علی، ڈھاڈر سبی، ناڑی بینک، بوری نالہ، خضدار وغیرہ	۳,۸۵۰
۸۔	مولانا عبدالغفور حیدری وزیر پی ایچ ای	قلات، نیمرغ، چھپر، کپوتو، مارتازہ خضدار، نال، ملک، آواران، جھاؤ پشین، کردگاپ، سبی، ڈھاڈر، کچلاک حب، اوتھل، رودیخو، حسن رون، بینچہ بال تاہوزی، حاجیکہ، جیوا، سوراب، مستونگ ڈیرہ مراد جمالی، ناوی، بھاگ، نچارہ، پندران شیڑہی، اکو، جوہان، لورالائی، کواس، قلات دشت گوران، کرخ، ڈیرہ اللہ یار	۹,۲۷۵/=
۹۔	صالح محمد بھوتانی وزیر صنعت و حرفت	حب، کراچی، دریجی، لاکھڑا، سارونہ اوتھل، وڈھ، وندر، بھاگ، خضدار لسبیلہ، مستونگ، قلات، پشین، منگچر کردگاپ، نال	۷,۷۰۰/=
۱۰۔	محمد اسلم بزنجو		

	وزیر محنت و افرادی قوت	تال، سبی، لسبیلہ سوراب، خضدار، حب، تربت پنجگور، گوادر، پسنی	۶,۳۰۰/=
۱۱-	میر محمد علی رند وزیر ریونیو	حب، اوتھل، خضدار، جھاؤ، آواران ہوشاب، تربت، وشت، مند بابوگر، زرنگ، تمپ	۸,۷۵۰/=
۱۲-	سردار ثناء اللہ زہری وزیر بلدیات	خضدار، انجیرہ، زہری، بھاگ ٹیل، قلات، بیلہ تربت، پنجگور، گوادر اوتھل، گڈانی	۳,۱۵۰/=
۱۳-	ماسٹر جانسن اشرف وزیر اقلیت بہبود آبادی	پشین، مستونگ، مچھ، روجھان جمالی ڈیرہ مراد جمالی، ڈیرہ اللہ یار، سبی چمن	۲۸۰۰/=
۱۴-	مولانا عصمت اللہ وزیر پی اینڈ ڈی	ژوب بھاگ، ڈیرہ اللہ یار قلعہ سیف اللہ، بھاگ، مسلم باغ	۱,۷۵۰/=
۱۵-	محمد سرور خان کاکڑ وزیر مواصلات	ڈھادر- روجھان جمالی، سبی سنی، پشین، ڈیرہ مراد جمالی اوستہ محمد، برشور، خضدار اوتھل، لسبیلہ، پنجگور	

	تربت، چتن، گوادر	۵,۴۲۵/=

۲۱- میر اسراراللہ زہری

وزیر صحت	خضدار- سوراب، مغلی	
	قلات، نال، لسبیلہ	۸۰,۵۰/=
	ٹوٹل	**۸۲,۰۷۵**

☆ ۳۳۲ **میر عبدالکریم نوشیروانی-** کیا وزیر ملازمتہائے و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

۱۷/ نومبر ۱۹۹۰ء کے بعد سے گریڈ ۱ تا ۱۸ کے کس قدر ملازمین کو ترقیاں دی گئی ہیں- نیز ڈائریکٹ بھرتیوں کی تعداد بھی بتلائی جائے-

○ **وزیر ملازمتہائے و امور انتظامیہ-** ۱۷/ نومبر ۱۹۹۰ء کے بعد اب تک محکمہ ملازمتہائے نظم و نسق عمومی میں چھ تحصیلداروں اور چھ اسسٹنٹ کمشنروں کو ترقیاں دی گئی نیز چھ اسسٹنٹ کمشنروں کو بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے توسط سے ڈائریکٹ بھرتی کیا گیا-

بلوچستان سیکریٹریٹ سروس کے گریڈ ۱۶ تا گریڈ ۱۸ کے مندرجہ ذیل آفیسوں کو ترقیاں دی گئی ہیں-

نمبر شمار	نام	گریڈ
۱-	چوہدری شریف	۱۹ (نوٹ) چوہدری محمد شریف ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو سروس سے ریٹائر ہوچکے ہیں-
۲-	خلیل احمد	۱۷
۳-	عبدالروف	۱۷
۴-	نور محمد	۱۷
۵-	علی جمعہ	۱۷
۶-	فیض اللہ شاہ	۱۷
۷-	محمد طاہر ترین	۱۷

۸-	حمید اللہ گنڈہ پور	۱۷
۹-	خلیق انور شیرازی	۱۷
۱۰-	محمد یونس	۱۶
۱۱-	افتخار احمد	۱۶
۱۲-	شمس الدین	۱۶
۱۳-	عبدالحمید	۱۶
۱۴-	محمد رفیق	۱۶
۱۵-	محمد بخش	۱۶
۱۶-	عبدالعلی	۱۶
۱۷-	محمد عیسیٰ	۱۶
۱۸-	غلام ربانی	۱۶
۱۹-	محمد اکرم	۱۶
۲۰-	محمد موسیٰ	۱۶
۲۱-	زائد حسین	۱۶
۲۲-	غلام عباس	۱۶
۲۳-	منظور حسین	۱۶
۲۴-	محبوب احمد	۱۶
۲۵-	عبدالرزاق	۱۶
۲۶-	شیر محمد	۱۶
۲۷-	محمد اقبال	۱۶
۲۸-	عبدالعلی	۱۶
۲۹-	عبدالنبی	۱۶
۳۰-	محمد یونس	۱۶

۳۱-	محمد حیات	۱۴
۳۲-	عبدالرزاق	۱۴
۳۳-	محمد سلیم	۱۴
۳۴-	برکت علی	۱۴
۳۵-	صالح محمد	۱۴
۳۶-	جمشید خان	۱۴
۳۷-	محمد یونس	۱۴
۳۸-	ناصر جمشید	۱۴
۳۹-	محمد ظریف	۱۴
۴۰-	محمد اشرف	۱۴
۴۱-	عبدالکریم	۱۴

(ب) بلوچستان سیکریٹریٹ سروس' میں گریڈ ۱۶ تا اس سے اوپر کے کسی گریڈ میں ۱۷/ نومبر ۱۹۹۰ء سے لیکر تاحال کوئی براہ راست بھرتی نہیں کی گئی ہے۔

بلوچستان سیکریٹریٹ میں ۱۷/ نومبر ۱۹۹۰ء کے بعد سے گریڈ I تا ۱۵ تک کے ملازمین کی بھرتی اور ترقی کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ڈائریکٹ بھرتیاں

۱-	اسسٹنٹ	۶
۲-	اسٹینوگرافر بی- ۱۲	۲۷
۳-	جونیئر کلرک بی- ۵	۲۹
۴-	نائب قاصد بی- ۱	۷

ترقیاں

جونیئر اسکیل سے سینئر اسکیل اسٹینوگرافر

(بی- ۱۴ سے بی(۱۵)

کل تعداد = ۷

سینئر کلرک سے اسسٹنٹ

(بی- ۷ سے بی- ۱۱)

کل تعداد = ۵

جونیئر کلرک سے سینئر کلرک

کل تعداد - ۵

سول سیکریٹریٹ میں درجہ چہارم کے کسی بھی ملازم کو نومبر ۱۹۹۰ء سے ابتک ترقی نہیں دی گئی ہے مذکورہ بالا تاریخ سے اب تک درجہ چہارم کے ۱۵ آسامیوں پر تعیناتی کی گئی ہے۔ جنکی تفصیل ورج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	ولدیت	عہدہ	لوکل
۱-	شیر محمد	یار محمد	سیکورٹی گارڈ	کوئٹہ
۲-	رحمت اللہ	ملا خدائے دوست	سیکورٹی گارڈ	پشین
۳-	طالب حسین	حاجی خدائے داد	سیکورٹی گارڈ	کوئٹہ
۴-	عبدالصادق	محمد عمر	سیکورٹی گارڈ	کوئٹہ
۵-	نصیر احمد	نور احمد	سیکورٹی گارڈ	کوئٹہ
۶-	احمد جان	سائیں داد	سیکورٹی گارڈ	قلات
۷-	الف خان	محمد خان	سیکورٹی گارڈ	پشین
۸-	شاہ محمد	لعل محمد	سیکورٹی گارڈ	سبی
۹-	حبیب اللہ	گال محمد	سیکورٹی گارڈ	خاران
۱۰-	محمد اسلم	پردل خان	سیکورٹی گارڈ	قلات
۱۱-	شعبان خان	سلطان محمد	سیکورٹی گارڈ	کوئٹہ
۱۲-	احمد جان	باز محمد	سیکورٹی گارڈ	قلات

۱۳-	محمد یوسف	محمد اعظم	سیکورٹی گارڈ	پشین
۱۴-	محمد جان	حبیب خان	سیکورٹی گارڈ	کوئٹہ
۱۵-	غلام نبی		چوکیدار	کوئٹہ

☆ ۳۵۳ **میر عبدالکریم نوشیروانی-** کیا وزیر ملازمتہاء و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

گریڈ ایک تا بائیس کے ملازمین میں بلوچ' پشتون' ہزارہ اور غیر مقامی (نان لوکل) کی تعداد کس قدر ہے نیز ان گریڈوں میں ڈی- ایم- جی گروپ کی تعداد بھی دی جائے؟

○ **وزیر ملازمتہائے امور انتظامیہ**

گریڈ ۱۷ تا گریڈ ۲۲ کے ڈی- ایم- جی گروپ کی تعداد حسب ذیل ہے-

گریڈ ۱۷	۲۴ آفیسر
گریڈ ۱۸	۲۸ آفیسر
گریڈ ۱۹	۱۰ آفیسر
گریڈ ۲۰	۴ آفیسر
گریڈ ۲۱	۱ آفیسر
	۶۷ کل تعداد

نیز گریڈ ایک تا بائیس کے ملازمین میں بلوچ پشتون ہزارہ اور غیر مقامی کی تعداد حسب ذیل ہے-

گریڈ	بلوچ	پشتون	ہزارہ	نان لوکل	تعداد
۲۰	۲	۵	-	۳	۱۰
۱۹	۳	۳	-	۷	۱۳
۱۸	۳۷	۷	-	۱۸	۶۲
۱۷	۶۷	۶۰	۹	۶۴	۲۰۰
۱۶	۱۹	۲۰	۶	۳۳	۷۸

۱۵	۱۳	۷	۶	۷	۳۲
۱۴	۲	۱	-	۲	۵
۱۲	۳۷	۲۰	۳۱	۲۵	۱۱۳
۱۱(پی پی ایس)	۵۱	۵۶	۱۷	۴۵	۱۴۹
۷	۳۲	۲۵	۴۱	۱۳	۸۵
۵	۱۲۰	۸۰	۲۵	۶۰	۲۸۶
۴	۴۹	۲۱	۳	۶	۷۹
۱	۱۶۸	۶۰	۲۵	۱۳۷	۳۸۰
	۶۰۰	۳۶۵	۱۳۸	۴۰۹	۱۵۱۲

۱۔ بلوچ گریڈ I تا بائیس ۶۰۰

۲۔ پشتون " " " " " ۳۶۵

۳۔ ہزارہ " " " " ۱۳۸

۴۔ نان لوکل " " " " ۴۰۹

کل تعداد ۱۵۱۲

☆ ۴۱۸ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ کیا وزیر ملازمتہاء نظم و نسق عمومی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر عصمت اللہ سیکشن آفیسر گریڈ۔۱۷ نے مقابلے کا امتحان برائے اسسٹنٹ کمشنر ۱۹۸۷ء میں پاس کیا ہے اور اسسٹنٹ کمشنر کی آسامیاں نہ ہونے کی بناء پر اس کی تعیناتی بطور سیکشن آفیسر عمل میں لائی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابق نگران وزیر اعلیٰ نے مذکورہ آفیسر کا (Change of Cadre) منظور کیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے بھی مذکورہ آفیسر کی تعیناتی بحیثیت اسسٹنٹ کمشنر کے احکامات صادر فرمائیں لیکن اب تک مسٹر عصمت اللہ کے کیس پر عملدرآمد نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

○ وزیر ملازمتہاء و امور انتظامیہ

(الف) یہ درست ہے کہ مسٹر عصمت اللہ سیکشن آفیسر مقابلے کے امتحان میں پاس ہوا تھا اور پبلک سروس کمیشن نے اس کی تقرری کے لئے بطور سیکشن آفیسر سفارش کی تھی۔

(ب) یہ درست ہے کہ سابق وزیراعلیٰ نے Change of Cadre کے لئے احکامات جاری کئے تھے مگر Change of Cadre کے لئے قانون میں کوئی گنجائش نہیں تھی۔ اس لئے احکامات پر عملدرآمد نہ ہوسکا۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ موجودہ وزیراعلیٰ نے بھی Change of Cadre کے لئے احکامات جاری کئے تھے مگر قانون میں سیکشن آفیسر کو اسسٹنٹ کمشنر نہیں لگایا جاسکتا اس لئے ان احکامات پر قانونی رکاوٹوں کی وجہ سے عملدرآمد نہ ہوسکا۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے یہاں خود رولز ریلکس (Relax) کئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی کافی لوگوں کو لگایا گیا ہے اگر آپ سننا چاہتے ہو تو میں کہوں کہ نام اس ایوان میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ عمر بھی ریلکس ہوئے ہیں اور ایجوکیشن بھی ریلکس ہوئے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** وزیر محکمہ ملازمتہاء و نظم و نسق اس طرح کریں کہ اس سوال کی ایسٹبلشمنٹ کہ پبلک سروس کمیشن اور وزیراعلیٰ صاحب کے آرڈر کی تفصیلات دیکھ کر پبلک سروس کمیشن نے اس کو (Allow) کیا اور جب وزیراعلیٰ صاحب نے آرڈر کئے تو پھر یہ سوال اسی طرح نمٹا جائے گا۔

○ **میر جمان محمد جمالی۔** وزیر محکمہ ملازمتہا و نظم و نسق۔ جناب اسپیکر یہ آفیسر جس کے بارے میں یہ لوگ پر زور ہے اس سلسلے میں اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں کیس کا (Back round) سارا پڑھ کر سنا دوں جناب اس وقت کے وزیراعلیٰ صاحب لکھتے ہیں۔

With due respect I beg to state that I have qualified the PCS executive competitive exams of Assistant Commissioner Section Officer combined 1986. Unfortunately I have not applied for separately for section Officer erroneously. After declaring the result some one told me about my.

Then I applied to the Chairman Public Service Commission Quetta to let me to mend the mistake. Before the interview but the worthy Chairman Balochistan Public Service Commission Quetta has not recommended me for Section Officer so that post still lying vacant.

It is therefore, humbly requested I may be kindly recommended for section Officer.

یہ آفیسر خود لکھتا ہے۔ جناب اسپیکر۔ میں آپ کی پراپرٹی بنا دیتا ہوں جو بھی انہوں نے چھٹی بازی کی۔

○ **میر ھمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ (پوائنٹ آف آرڈر)میں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے موضوع پر آتا ہوں۔

The Government of Balochistan is pleased to appoint Mr. Mohammad Umer B-17 Section Officer presently as Private secretary to the Secretary S&GAD. As Assistant Commissioner B-17 on regular basis against the quota of ministerial services with effect from 13-5-1985, when Junior is namely Mr. Abdul Haq was appointed as Assistant Commissioner who will stand Junior to Mr. Mohammad Umar.

○ **وزیر محکمہ ملازمتہا نظم و نسق۔** جناب اسپیکر۔ میں مسٹر محمد عمر کی وضاحت کرتا ہوں جس کی معزز رکن نے پوائنٹ اٹھایا ہے۔ کیونکہ محمد عمر Against the post of Selection Grade ہوئے تھے۔ جن کا منسٹریل اسٹاف کا کوٹہ بنتا ہے ۶،۲۵ from the Technical Department E.B Branch اس کے تحت آئین میں نہ یہ (Direct) ریکروٹمنٹ کے تحت یہ جونیئر اسٹینو گرافر بھرتی ہوئے تھے۔ عبدالحق صاحب والوں کی جب پرموشن دی گئی اس دور میں انہوں نے پروونشل سلیکشن کمیٹی کے سامنے اپیل داخل کی اس کی اپیل منظور ہونے پر ان کو یہ پوسٹ دی گئی وہ پورے طریقہ کار سے آیا ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ اس پر اچھی خاصی بحث ہوئی اور جو ہم نے اپنا پوائنٹ یہاں رکھا تھا۔ کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے سب کچھ لکھا تھا اس پر منسٹراس سیکرٹری (ایس ۔اینڈ۔ جی ۔ اے ۔ ڈی) نے لکھا تھا اگر آپ چاہتے ہیں تو اس کی فوٹو اسٹیٹ آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ یہاں اس پر اس اسمبلی میں بڑے ادب کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جو بات یہاں پر ہوتی ہے وہ صحیح معنوں میں نہیں ہے جہاں ان کا جی چاہے وہاں پر وہ سب کچھ Relax ریلکس کردیتے ہیں اگر جی نہ چاہے تو ان کے لئے کچھ نہیں جب کہ وزیر اعلیٰ کے اپنے آرڈر تو آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں کہ وزیر اعلیٰ کے اپنے آرڈر بڑے مقدم ہوتے ہیں وزیر اعلیٰ جو آرڈر پاس کرتا ہے اس کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جب کہ وزیر اعلیٰ کے آرڈر کو اگر اس کے اپنے منسٹر عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے بیورو کریسی والے پہلے بھی اس کو پھینک دیتے تھے۔ وزیر اعلیٰ کے لکھنے کے باوجود منسٹر (ایس۔ اینڈ۔ جی ۔اے۔ ڈی) اس پر عمل درآمد نہیں کرتا اور یہاں غلط بیانی سے کام لے رہا ہے یہ بڑی افسوس کی بات ہے۔

○ سعید احمد ہاشمی۔ (وزیر محکمہ قانون و پارلیمانی امور)۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر

○ جناب اسپیکر۔ جی۔

○ وزیر قانون۔ جناب اسپیکر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معزز رکن اس جواب سے مطمئن نہیں۔ اس پر آپ نے فیصلہ کرنا ہے۔ آپ نے دونوں طرف سے بحث سن لی۔ اور اگر یہ کاغذات آپ کے ہاں ہوں۔ اور آپ اس پر رولنگ دیں۔ کہ سوال کا جواب مکمل دیا گیا ہے۔ یا کوئی ایسی چیز تھی جس کو پوشیدہ رکھی گئی ہے۔وزیر موصوف یہ بھی وضاحت کردیں یا رائیٹنگ (Writing) کے سامنے لے آئیں کہ پبلک سروس کمیشن نے یہ انٹرویو کب اور کس تاریخ کو لی تھی اور دوسری اس بات کی وضاحت کردں کہ جب انٹرویو کال ہوجائے تو کیا کسی کی صوابدید ہے کہ وہ رولز کو Relax ریلکس کرسکتے ہیں اس نقطے پر بھی آپ وضاحت کرسکتے ہیں اور اپنی رولنگ دے سکتے ہیں کہ جواب مکمل تھا۔ یا اس میں کوئی غلط بیان کی گئی شکریہ۔

○ میر محمد عاصم کرد۔ جناب اسپیکر۔ وزیر اعلیٰ نے اس سے پہلے بھی بہت سے آرڈر کئے ہیں۔

○ جناب اسپیکر۔ عاصم صاحب اس وقت آپ متعلقہ سوال پر ضمنی سوال کریں۔

○ میر محمد عاصم کرد۔ جناب اسپیکر۔ میں اس کی طرف آرہا ہوں ارباب آصف علی کو گریڈ ۱۷ میں ڈائرکٹ بھرتی کیا گیا ہے۔ بالکل اسی طرح محمد رفیق کو لیبر میں گریڈ ۔۱۷ میں تعینات کیا گیا ہے محمد اعظم ولد اسلم جمالی' نذر جان ولد عبدالرحمان کو پولیس میں گریڈ۔ ۱۶ میں ڈائرکٹ بھرتی کیا گیا ہے۔ اور نور علی کو محکمہ (سی - اینڈ - ڈبلیو) میں گریڈ ۱۷ میں بھرتی کیا گیا۔

○ جناب اسپیکر۔ - عاصم صاحب اس سے متعلق نہیں ہے۔

○ میر محمد عاصم کرد۔ جناب اسپیکر۔ میرا ضمنی سوال اسی بارے میں ہے کہ اس طرح وزیر اعلیٰ صاحب نے سینکڑوں آرڈر کئے ہیں اور وہ اپنی پوسٹوں پر تعینات ہیں۔

○ جناب اسپیکر۔ پھر اس طرح کرتے ہیں کہ آپ کے پیپر اور وزیر متعلقہ کے کاغذات کو دیکھ لیتے ہیں پھر اسی طرح کلری فیکیشن کرتے ہیں۔

○ وزیر محکمہ ملازمتہا نظم و نسق۔ جناب اسپیکر۔ جی یہ تمام آپ کو (Submit) کرتے ہیں اور

پبلک سروس کمیشن کی پوزیشن سے بھی آپ کو آگاہ کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال نمبر ۴۱۹ ارجن داس بگٹی صاحب کا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** کیا وزیر ملاز متہا و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حالیہ دن بیروزگار انجینئرز کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مفصل تفصیل دی جائے کہ ان کی تعیناتی کس طرح عمل میں لائی گئی؟ تمام (Selected) انجینئرز کے ناموں ' ولدیت اور اضلاع سے تعلق کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

○ **وزیر ملاز متہا و امور انتظامیہ۔** جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے بیروزگار انجینئرز کی تعیناتی کی ہے۔

(ب) موجودہ صوبائی حکومت نے بلوچستان میں بیروزگار انجینئرز کو ملازمت فراہم کرنے کے لئے ایک کمیٹی جناب صوبائی وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی کی سرکردگی میں تشکیل دی سب سے پہلے تمام بیروزگار انجینئرز کے کوائف بذریعہ اشتہار جس کی تشہیر مقامی اخبارات میں کی گئی تھی جمع کئے۔

مندرجہ ذیل بیروزگار انجینئرز جو مختلف ٹیکنالوجی میں سند یافتہ تھے نے اپنی درخواستیں بمعہ اسناد صوبائی بیروزگار سیل میں جمع کرائیں۔

(۱)	سول	۴۷
(۲)	الیکٹرونکس	۴۵
(۳)	الیکٹریکل	۲۰
(۴)	کینیکل	۵
(۵)	مٹالرجیکل	۵
(۶)	آرکیٹیکٹ	۱
(۷)	پٹرولیم	۲
(۸)	کیمیکل	۵
(۹)	ایگریکلچر	۲۱

(۱۰) کمپیوٹر

جو کمیٹی صوبائی وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی کی سرکردگی میں تشکیل دی گئی تھی ان کے مندرجہ ذیل ممبران تھے۔

(۱)	منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی	چیئرمین
(۲)	سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی	ممبر
(۳)	سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ	ممبر
(۴)	سیکرٹری پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ	ممبر
(۵)	سیکرٹری اریگیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ	ممبر
(۶)	سیکرٹری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	ممبر
(۷)	سیکرٹری ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ	ممبر
(۸)	سیکرٹری پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ	ممبر
(۹)	ڈپٹی سیکرٹری (کیبنٹ) ایس اینڈ جی اے ڈی	سیکرٹری

اس کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں مندرجہ ذیل بیروزگار انجینئرز کو جو کہ مختلف ٹیکنالوجیز میں سند یافتہ تھے روزگار مہیا کیا گیا جن کے نام ولدیت اور اضلاع درج ذیل ہیں۔

ایگریکلچرل انجینئرز و ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ

نمبر شمار	نام	ولدیت	اضلاع
۱	علی رضا نقوی	سردار خان	کوئٹہ
۲	محمد عیسیٰ	عبدالمالک	پشین
۳	نجم الحسن	محمد حسین	کوئٹہ
۴	سید نصر اللہ شاہ	سید عبدالودود	پشین
۵	محمد عبدالسلام	حاجی لال دین	کوئٹہ
۶	محمد زمان	عبدالعزیز	لسبیلہ
۷	سجاد حسین	عطاء اللہ کھوسو	جعفر آباد

۸	ظہیر احمد	ملک محمد سعید	قلات
۹	صادر یونس	غوث بخش	خضدار
۱۰	نور احمد	سید بلبل شاہ	خاران
۱۱	عبدالمالک	ملک حاصل خان	تربت
۱۲	مراد علی	عمر	تربت
۱۳	محمد حسین	لعل جان	خضدار
۱۴	سید نوید بخاری	سید غلام رسول	کوئٹہ

○ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ

○ الیکٹریکل انجینئرز

نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
۱	شیر محمد	لعل محمد	قلات
۲	عبدالمالک	محمد رحیم	پنجگور

○ ایریگیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ

۱	عبدالقیوم	یار محمد	تربت
۲	نصیر محمود	غلام نبی	ژوب
۳	محمد اشرف	صالح محمد	پنجگور
۴	بشیر احمد	غلام حسین	کچھی
۵	نسیر احمد	حاجی صاحب خان	تربت

○ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ

۱	علاؤ الدین بلوچ	عرض محمد	قلات

○ سی اینڈ ڈبلیو

○ میکینکل انجینئرز

۱	محمد عارف	حبیب اللہ	تربت
۲	محمد یونس	محمد مراد	خضدار

○ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

۱	آفتاب احمد	خلیل الرحمن	خضدار

○ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ

○ الیکٹرونکس انجینئرز

نمبر شمار	نام	ولدیت	اضلاع
۱	محمد حسین	غلام اکبر	قلات
۲	محمد انور	ارباب غلام جان کاسی	کوئٹہ
۳	محمد ایوب	حاجی فیض محمد	قلات

○ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ

۱	رفیق احمد	نظر محمد	تربت
۲	منظور احمد	جمعہ خان	قلات

○ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ

○ سول انجینئر

نمبر شمار	نام	ولدیت	اضلاع
۱	محمد طاہر	ڈاکٹر تاج محمد	پشین

۲	اللہ محمد	لاکل محمد	پشین
۳	سعید احمد	خدائے رحیم	کوئٹہ
۴	عبدالرؤف	محمد جمعہ	کوئٹہ
۵	خلیل الرحمن	عبدالقادر	پشین
۶	محمد اقبال کاسی	حاجی راز محمد خان	کوئٹہ
۷	شفیع محمد	وحلی بخش	خضدار
۸	عرض محمد	ملک فیض محمد	قلات
۹	ناطس نصر	فضل حسین	لسبیلہ
۱۰	سیم ساتکزئی	میر دوست محمد	قلات
۱۱	امیر ظہیر الدین بابر	میر شعبان خان	خاران
۱۲	میر احمد	خان محمد	قلات
۱۳	غلام محمد	لال بخش	خضدار
۱۴	جہانگیر ساتکزئی	میر دوست محمد ساتکزئی	قلات
۱۵	فاروق احمد خان لونی	محمد افضل لونی	سبی
۱۶	احمد خان لونی	حاجی عبدالرحمن لونی	سبی
۱۷	سعید اللہ	حاجی عبدالقادر	کوہلو
۱۸	مہر اللہ جوگیزئی	حاجی جمعہ خان	لورا لائی
۱۹	شفیق الرحمن	حافظ محمد عمر	لورا لائی
۲۰	عبداللہ	حاجی غلام نبی	لورا لائی
۲۱	جہانگیر احمد	خدادا خان	نصیر آباد
۲۲	شاہ ولی	شاہ محمد سعید	ژوب
۲۳	اعجاز حسین	ولی داد	کچھی
۲۴	ظفر علی	میر اسماعیل خان	جعفر آباد

۲۵	محمد انور	حاجی عبدالرحیم	جعفر آباد
۲۶	امان اللہ خان	سردار مہیم خان عمرانی	نصیر آباد
۲۷	ثناء اللہ	حاجی محمد خان	گوادر
۲۸	عبدالحمید	غلام محمود	تربت
۲۹	محمد عالم بلوچ	لال محمد	تربت
۳۰	عبدالقیوم	غنی بلوچ	پنجگور
۳۱	محمد اشرف	محمد عثمان	پنجگور
۳۲	نذیر احمد	ملا محراب	پنجگور
۳۳	نور الحق	قاضی بشیر احمد	لسبیلہ

○ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

○ سول انجینئرز

۱	نصرت امین	امین اللہ خان	پشین
۲	محمد اعظم	ملک سعد خان	کوہلو
۳	رحمت اللہ	ولی محمد	خضدار
۴	عبدالمطلب	غنی بخش	خاران
۵	محمد انور	شیر جان	خضدار
۶	عبدالحمید	رحیم بخش	خضدار
۷	محمد طاہر	غلام قادر	پنجگور
۸	محمد شعبان	پنڈوک	پنجگور
۹	امیر جان مگسی	اللہ داد	بکھی

۱۰	بشیر احمد	لعل بخش	نصیر آباد

○ اریگیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ

○ سول انجینئرز

۱	شفیع محمد	ملا حمزہ	خضدار
۲	بشیر الدین ترین	حاجی وزیر محمد	پشین
۳	علی احمد	آدم خان	قلات
۴	عبدالحمید	عبدالحق	نصیر آباد
۵	نصیر مجید	عبدالمجید	پنجگور

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ آپ مجھے بتائیں کہ اس میں کیا بات ہے کہ اگر اس کو اسی سیشن میں آئندہ کسی دن کے لئے رکھا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب ان کے جوابات آچکے ہیں اگر اس پر کوئی ضمنی نہیں ہے۔ اگر جن صاحب نے سوال کیا ہے اگر ان کا جواب ان کے ذہن کے مطابق درست نہیں یا اس میں کوئی کلری فیکیشن کی ضرورت ہے تو مذکورہ سوال کا ریفرنس دے کر دوبارہ سوال کرسکتے ہیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ میں تو ان سوالوں کے جواب میں یہ کہوں گا۔ کہ ممبران یہاں نہیں ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ نے پہلے فرمایا تھا لیکن سوالات کے جواب آگئے ہیں اگر ان کو (Clarifcation) چاہیے تو وہ دوسرا سوال کرسکتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال۔ ۴۲۰ مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب کا ہے۔

☆ ۴۲۰ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** کیا وزیر ملاز متہاء و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ماہ

مارچ ۱۹۹۱ء میں تقرر شدہ ڈائریکٹر جنرل بایا ڈکس سروس گروپ سے تعلق رکھتا ہے اور کس گریڈ میں ہے ؟

○ **وزیر ملاز متہاء و امور انتظامیہ۔** بلوچستان لنگرٹینڈر ایریا ڈویلپمنٹ پروجیکٹ محکمہ آبپاشی و برقیات کے زیر انتظام ہے اس پروجیکٹ کے ملازمین کی تعیناتی وغیرہ عام طور پر محکمہ متعلقہ کے مشورہ سے ہوتی ہے ماہ مارچ ۱۹۹۱ ء میں مسٹر رشید ترین کو اس محکمہ کا ڈائریکٹر جنرل لگایا گیا تھا ان کا تعلق محکمہ صحت سے ہے اور یہ ۱۹ گریڈ کا آفیسر ہے۔ ماہ مئی ۱۹۹۱ء میں ان کا تبادلہ محکمہ صحت میں کردیا گیا تھا اس وقت مسٹر اسرار جمالی اس محکمہ کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔ جن کی خدمات مرکزی حکومت نے عارضی طور پر حکومت بلوچستان کے حوالے کی ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال۔

☆ ۴۴۳ **مسٹر منشی محمد۔** کیا وزیر ملاز متہا و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے وزیر اعلیٰ کے حکم پر ایڈوائزر لئے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ان کے نام تفویض کردہ محکمے اور ان پر ماہانہ اخراجات کی تفصیل دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال

☆ ۴۴۲ **مسٹر منشی محمد۔** کیا وزیر ملاز متہا و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ایک نو ٹیفکیشن کے ذریعے تمام سرکاری ملازمتوں میں عمر کی حد ۶۰ سال مقرر کی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کتنے گزٹیڈ/نان گزٹیڈ ملازمین کی عمر ۶۰ سال سے زیادہ ہے یا ان کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر لیا گیا ہے۔ نیز ان کے کوائف کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا جائے؟

○ **وزارِ ملاز متہاء و امور انتظامیہ۔** (الف) یہ درست ہے

(ب) مندرجہ ذیل گزٹیڈ/ نان گزٹیڈ افراد کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر لیا گیا ہے۔ جن کی عمر ۶۰ سال سے زائد ہے۔

نمبر شمار	نام و گریڈ	عہدہ	مدت ملازمت/ کنٹریکٹ
	لیفٹننٹ کرنل (ریٹائرڈ آغا امان شاہ) (بی پی ایس۔ ۲۰)	چیئرمین بلوچستان پبلک سروس کمیشن کوئٹہ	از ۹۱/۲-۲۱ تا ۹۶/۲-۲۰ برائے پانچ سال

۲	ملک محمد عمر (پی پی ایس-۲۰)	ممبر بلوچستان پبلک سروس کمیشن کوئٹہ کمیشن کوئٹہ برئے پانچ سال	از ۹-۲/۹۱ تا ۸-۲/۹۶
۳	کرنل ریٹائرڈ انوارالحق	ڈاکٹر کم پرنسپل	از ۱۴-۳/۹۱ تا ۱۹-۴/۹۳ برائے دو سال
۴	کرنل عبدالرحمان احمد زئی	کمشنر افغان ریفیوجیز آرگنائزیشن بلوچستان کوئٹہ	از ۲۰/۸/۹۱ تا ۲۴/۹۳
۵	رانا انور حسین (گریڈ ۱۸)	چیف اکاؤنٹس آفیسر	از ۱۳-۵/۹۱ تا ۲-۵/۹۳
۶	قاضی محمد صادق (گریڈ-۱۸)	کمپٹرولر گورنر ہاؤس	از ۲-۱۱/۸۸ تا ۱-۱۱/۹۲ چار سال
۷	ڈی-کے ریاض بلوچ (گریڈ ۲۱)	چیئرمین چیف منسٹر انسپیکشن ٹیم	از طرف ۷-۹/۸۹ تا ۶-۳/۹۳ چار سال
۸	اختر علی زیدی (گریڈ ۲۰)	ڈائریکٹر جنرل پاپولیشن ویلفیئر	۲۱-۱۰/۹۱ تا ۱۵-۱۰/۹۳ دو سال
۹	نور محمد مگسی	ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج	
۱۰	محمد نسیم عثمانی	پرائیویٹ سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ	
۱۱	ولی محمد	نائب قاصد گورنر سیکرٹریٹ	از ۱۹۹۰ تا ۱۹۹۲ دو سال
۱۲	حبیب خان	کک وی آئی فلینس ایس اینڈ جی اے ڈی	ایک سال
۱۳	حاجی عبداللہ جان	کیرٹیکر وزیر اعلیٰ ہاؤس زیارت	ایک سال
۱۴	محمد جمعہ	ڈرائیور ایس اینڈ جی اے ڈی	ایک سال

☆ ۴۵۸ **میر محمد عاصم کرد-** کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول سیکرٹریٹ میں پچھلے کئی دنوں سے سیکرٹریٹ اسٹاف ہڑتال پر ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ہڑتال کی وجہ بتلائی جائے اور سیکرٹریٹ اسٹاف کے مطالبات اگر جائز اور قانونی ہیں تو وہ کیوں نہیں مانے جارہے ہیں جس کی بناء پر عوام سخت مشکلات سے دوچار ہیں؟

○ **وزیر ملازمتہاء و امور انتظامیہ-** (الف) یہ درست ہے کہ سیکرٹریٹ میں پچھلے ماہ ستمبر میں سیکرٹریٹ

اسٹاف ہڑتال پر تھا۔

(ب) بلوچستان سیکرٹریٹ اسٹاف ایسوسی ایشن نے آل پاکستان رابطہ کونسل کے کہنے پر ہڑتال کی تھی جن کی وجہ آٹھ نکاتی مطالبات تھے جن میں سے چھ مطالبات کا تعلق مرکزی حکومت سے تھا اور دو نکات کا تعلق صوبائی حکومت سے تھا۔ علاوہ ازیں تین مطالبات مزید ایسوسی ایشن نے صوبائی حکومت کو پیش کئے ان پانچ مطالبات پر جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان اور وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ نے ایسوسی ایشن کی باہمی رضامندی سے تین مطالبات فوری طور پر منظور کئے گئے اور بقایا دو پر فوری کارروائی کرنے کا حکم صادر کیا۔ جس کی وجہ سے سیکرٹریٹ اسٹاف ایسوسی ایشن نے اپنی ہڑتال ختم کردی۔

○ رخصت کی درخواستیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب سیکرٹری رخصت کی درخواستیں پڑھیں

○ **سیکرٹری صاحب۔** جناب سردار سنت سنگھ نے درخواست کی ہے کہ وہ ضروری کام کے سلسلے میں ۳ تا ۱۰ نومبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا اس کے حق میں رخصت منظور کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے آیا رخصت منظور کی جائے۔(اور رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکرٹری اسمبلی۔** جناب ملک کرم خان نجک نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا ایک یوم کی رخصت منظور کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ (اور رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکرٹری اسمبلی۔** سردار فتح علی عمرانی نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا آج کی رخصت منظور کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکرٹری اسمبلی۔** مسٹر عبدالقہار خان نے ٹیلیفون پر اطلاع دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا آج کی رخصت منظور کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکرٹری اسمبلی۔** ڈاکٹر کلیم اللہ نے ٹیلیفون پر اطلاع دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہٰذا آج کی رخصت منظور کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکرٹری اسمبلی۔** ارجن داس بگٹی نے اطلاع دی ہے کہ وہ دیوالی موبر کے سلسلے میں ڈیرہ بگٹی گئے ہیں اور ۳ تا ۱۰ نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہٰذا درخواست منظور کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آیا رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکرٹری اسمبلی۔** سرور خان کاکڑ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہٰذا آج کی رخصت منظور کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکرٹری اسمبلی۔** ظہور حسین کھوسو نے اطلاع دی ہے کہ وہ لاہور جارہے ہیں اور ۳ تا ۱۰ نومبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہٰذا ان کے حق میں رخصت منظور کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکرٹری اسمبلی۔** نواب محمد اکبر خان بگٹی نے اطلاع دی ہے کہ وہ نجی مصروفیت کی وجہ سے کراچی جارہے ہیں اور آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہٰذا آج کی رخصت منظور کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)۔

○ **سیکرٹری اسمبلی۔** سردار چاکر خان ڈومکی نے اطلاع دی ہے کہ وہ نجی مصروفیات کی وجہ سے ۳ تا ۹ نومبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہٰذا رخصت منظور کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ صاحب یہ جو پہلے کا سوال تھا میں نہیں سنا آپ نے اُسے

پینڈنگ میں چھوڑ دیا۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ بھی دستاویزات دیں گے اور وہ بھی دیں گے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ صاحب یہاں پر تو منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی نے خود کہا کہ (Implement order of the cheif minister) یہ اس کے اپنے آرڈر ہیں۔

○ **سید عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) مسٹر اسپیکر صاحب عرض یہ ہے کہ آپ کو قوت فیصلہ ہونا چاہیئے ہم آپ پر ڈیفنڈ کرتے ہیں یہ جینین کیس ہے اگر چیف منسٹر کا آرڈر بوگس ہے منسٹر کنسرن کا آرڈر بوگس ہے۔ (مداخلت)

○ **جناب اسپیکر۔** عبدالکریم نوشیروانی صاحب اس پر پہلے بات ہو چکی ہے اس وقت یعنی سوال نمبر ۴۱۸ گزر چکا ہے۔

○ **عبدالکریم نوشیروانی۔** اگر گزر چکا ہے تو آپ غیر جانبدار ہیں اور آپ کو کم از کم آزاد رہنا چاہیے آپ ہمیشہ اقتدار والوں کا سات دیتے ہیں جب ایک جینین کیس ہوتا ہے منسٹر کنسرن اور چیف منسٹر کا آرڈر ہوتا ہے اس کے بعد آپ کہتے ہیں کہ اس کو پینڈنگ میں رکھا جائے تو آپ کا انصاف کہاں گیا۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں نے اس سلسلے میں یہی فیصلہ دیا ہے۔ (مداخلت)

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ جناب آپ کا دماغ خاران کے صحراؤں میں گھوم رہا تھا آپ کا دماغ ادھر تھا۔

○ **عبدالکریم نوشیروانی۔** مہربانی کریں وہ دماغ آپ کے پاس ہے آپ کے پاس کونسا انصاف ہے آپ مجھے بتادیں یہ جینین کیس ہے اس کی کیا ضرورت ہے کہ اس کو پینڈنگ میں رکھیں اس کا فیصلہ یہاں ہونا چاہیئے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ آپ نے اس چیز کو پینڈنگ پر چھوڑا۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی ہاں اس سوال کا یہی ہے کہ ان کے کاغذات بھی ہوں گے اور آپ کے کاغذات

بھی ہوں گے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب کاغذات کیا۔ آپ اس کے آرڈر دیکھ لیں۔ order of the c.m Implement یہ اس کے اپنے آرڈر ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ صاحب اس کے کاغذات پورے ہیں یہ جینین کیس ہے اس کی رولنگ دینا یہاں فیصلہ کرنا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تب میں رولنگ دوں گا جب مجھ تک کاغذات پہنچ جائیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ صاحب۔ یہ کاغذات ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** لے لیں کاغذات (اسمبلی عملہ سے مخاطب ہوتے ہوئے)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** آپ اپوزیشن کو پیچھے پھینکتے ہیں ہم نے کبھی اپوزیشن کا رول ادا نہیں کیا ہے ابھی میں کروں گا اور دیکھا دونگا

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ صاحب یہ آپ ذرا دیکھیں کیا لکھا ہوا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں دیکھ لوں گا اس کارروائی سے فارغ ہو کر۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** یہ دو الفاظ انگلش میں کیا لکھا ہے ؟

○ **جناب اسپیکر۔** ہم نے پڑھ لیا ہے اس پر Believe بلیو کرتا ہوں۔

○ **سعید احمد ہاشمی۔** (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر۔ صاحب کو بچن آور ختم ہوچکا ہے تو اب اس پر بحث نہیں ہوگی (مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** منسٹر قانون کہتا ہے کے یہ قاعدہ کے مطابق نہیں ہے جینین فیصلہ ہے جب چیف منسٹر صوبے کا ہیڈ ہوتا ہے وہ ایک آرڈر کرتا ہے اس کے آرڈر بوگس کیوں ہوتے ہیں اگر اس کے لئے اس نے اور بھی ڈائریکٹ اپوائنمنٹ کیا ہے وہ بھی بوگس ہیں۔

تحریک نمبر ۱۵

○ جناب اسپیکر۔ تحریک استحقاق نمبر ۱۵ میں یہ سردار محمد طاہر خان لونی کی ہے۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر۔ صاحب میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بابری مسجد مسلمانوں کی تاریخی مسجد ہے اسے شہنشاہ بابر کے چار سو سال قبل بنایا تھا دراز عرصہ ہوتا ہے کہ ہندو بار بار اس مقدس مسجد پر حملے کرتے رہے مگر........

○ **جناب اسپیکر۔** لیکن اس کا تحریک استحقاق سے کیا تعلق ہے یہ آپ ذرا وضاحت کریں یہ ذرا دیکھنا ہے کہ تحریک استحقاق ہوتا کیا ہے۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** آپ نے تحریک استحقاق میں جو لکھا ہوا ہے یہ تحریک استحقاق میں آسکتا ہے ہم نے وہاں کے آپ کے سیکرٹری صاحب کو بھی بتایا کہ آسکتا ہے کہ نہیں تو انہوں نے بولا ہاں ابھی ہمیں پتہ نہیں ہے اتنے گریجویٹ ہم نہیں ہیں آپ جیسے وکیل نہیں ہیں ہم لوگ تو ان پڑھ ہیں جاہل لوگ ہیں گاؤں کے رہنے والے ہیں اگر آپ کو یہ برا لگتا ہے کہ مسجد جو شہید کرے تو ہم اسی بات پر واک آؤٹ کرتے ہیں (اس موقع پر جمہوری وطن پارٹی کے اراکین اسمبلی سے واک آؤٹ کر گئے)۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ ہم ان کو بھاگنے نہیں دیں گے کیوں کہ معزز رکن آج اس نے تحریک استحقاق مسلمانوں کے حوالے سے پیش کیا کل اس نے یہاں بدھ مت کے ترویج کے لئے جو ہے کروں گا ساتھ رہ کر اس تمام مسلمانوں کی توہین کی لیکن ابھی وہ بھاگ گئے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ ہم بھاگنے والے نہیں ہیں جناب اسپیکر۔ صاحب یہ تو آپ کا حق تھا کہ آپ ایسی تحریک کو پیش کردیتے تھے ہم بھاگنے والے نہیں ہیں جناب اسپیکر۔ انشاء اللہ آپ کو بھگائیں گے۔ (مداخلت)

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ اگر آپ کے سینے میں کوئی جرات ہے تو آپ بیٹھیں آپ سنے کہ آج ہم (ڈیسک بجائے گئے) بہر حال اسپیکر صاحب وہ بھاگ گئے حزب اختلاف والے آپ بھاگنے والے کیا کہتے ہیں جنہوں نے ہتھیار ڈال کر میدان چھوڑ کر بھاگ گئے اب انہیں کیا کہہ سکتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس سلسلے میں تحریک استحقاق پر فیصلہ چونکہ یہ تحریک استحقاق اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے زمرے میں نہیں آتی ہے اس لئے اس تحریک استحقاق کے محرک بھی چلے گئے بہر حال اس تحریک استحقاق کو مسترد کیا جاتا ہے۔ تحریک استحقاق نمبر۱۶ یہ جناب محمد شاہ مردان زئی جناب عبدالغفور حیدری جناب جان محمد جمالی جناب مولانا عبدالباری صاحب۔

تحریک التوا نمبر ۱۶

○ **جناب اسپیکر۔** اب ایک مشترکہ تحریک استحقاق نمبر ۱۶ ہے جس کا نوٹس مسٹر جان محمد جمالی صاحب مولانا عبدالغفور حیدری صاحب' مولانا عبدالباری صاحب اور حاجی محمد شاہ مردان زئی صاحب نے دیا ہے۔ مولانا عبدالغفور حیدری صاحب تحریک استحقاق نمبر۱۶ایوان میں پیش کریں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ)

بسم اللہ الرحمان الرحیم○

جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے۔

ہم درج ذیل افراد تحریک استحقاق پیش کرنے کا نوٹس دیتے ہیں معاملہ یہ ہے کہ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ کو ایوان میں قرار دار نمبر ۴۵ پر بحث کے وران ایک اقلیتی معزز رکن نے تمام ایوان کو مخاطب کرتے ہوئے جناب جعفر خان مندوخیل صاحب کو دعوت دیکہ آپ جیسے سندر اور خوبصورت دوست ہمارے ساتھ سکھ مت کے پیروکار بن جائیں جس سے تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں ویسے بھی اسلامی مملکت پاکستان میں کوئی غیر مسلم مسلمانوں کو اپنے مذہب کی دعوت نہیں دے سکتا۔ تاہم انہیں اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے کی مکمل آزادی ہے۔ لہذا اس سے تمام ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جس کا فوری طور پر نوٹس لیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

ہم درج ذیل افراد تحریک استحقاق پیش کرنے کا نوٹس دیتے ہیں معاملہ یہ ہے کہ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ کو ایوان میں قرار دار نمبر ۴۵ پر بحث کے وران ایک اقلیتی معزز رکن نے تمام ایوان کو مخاطب کرتے ہوئے جناب جعفر خان مندوخیل صاحب کو دعوت دیکہ آپ جیسے سندر اور خوبصورت دوست ہمارے ساتھ سکھ مت کے پیروکار بن جائیں جس سے تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں ویسے بھی اسلامی مملکت پاکستان میں کوئی غیر مسلم

مسلمانوں کو اپنے مذہب کی دعوت نہیں دے سکتا۔ تاہم انہیں اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے کی مکمل آزادی ہے۔ لہٰذا اس سے تمام ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جس کا فوری طور پر نوٹس لیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا حیدری صاحب

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔ (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ)۔** جناب اسپیکر صاحب۔ جہاں تک اس صوبے میں اقلیتوں کا تعلق ہے اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جہاں مسلمانوں کی مملکت ہو مسلمان رہتے ہوں۔ مسلمان کی حکومت ہو اور اس حکومت کے زیر انتظام غیر مسلم بھی رہتے ہوں تو اسلام نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ ان کی مال و جان عزت اور آبرو کی حفاظت کرنا اسلامی حکومت کے فرائض میں شامل ہے تو اسلام میں کبھی بھی اپنے زیر انتظام اقلیتوں کو ظلم تشدد یا قوت کے بل بوتے پر نہیں دبایا ہے بلکہ ان کے جائز حقوق ان کو ہمیشہ فراہم کئے ہیں۔ اور جہاں تک اسلامی حکومت میں مذہبی رسومات کا مسئلہ ہے اس سلسلے میں اسلام یہ بتاتا ہے کہ اگر اسلامی حکومت سے قبل اور مملکت میں غیر مسلموں کی عبادت گاہ تھی تو اسلامی حکومت آنے کے بعد جس طرح وہ اگر عبادت گاہ کچی عمارت کی شکل میں موجود تھی تو اسے کچا ہی رہنا دیا جائے اور اگر پکی عمارت کی شکل میں موجود تھی تو اس طرح اسے رہنے دیا جائے اور اگر زمانے کی وجہ سے مطلب کافی عرصہ گزرنے کے بعد ظاہر ہے وہ گرنے لگ جاتا ہے یا کبھی اس کو کوئی نقصان آجاتا ہے مرمت کی ضرورت پڑتی ہے تو ان عبادت گاہوں کو بھی اس حد تک جس حد تک وہ پہلے موجود تھے وہ عمارت کچی شکل میں تھی پھر از سر نو اس کی کچی عمارت بنائی جائے اگر پکی شکل میں موجود تھی تو پکی عمارت اس کی بنائی جائے۔ اگر وہ اپنی برادری کو تقلید کریں گے اپنے عقیدے کے مسائل سمجھائیں گے اور عقیدے پر مضبوط رہنے کی دعوت دیں گے اس حد تک بھی اسلام انہیں اجازت دیتا ہے لیکن اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ اسلامی حکومت میں غیر مسلم مسلمانوں کو کھلے عام دعوت اور تبلیغ کرتا رہے۔ اور سکھ اور ہندو بنانے کی دعوت دیتا رہے۔ تو اس میں میں سمجھتا ہوں کہ ۳۱ اکتوبر کے اجلاس میں معزز رکن نے جو قرار داد پیش کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ سکھوں کو بھی وہی مراعات دیئے جائیں جو مسلمانوں کو حج پر جانے کے لئے مراعاوت دیئے جاتے ہیں ایک تو اس نے توہین مسلمانوں کی کی ہے اور عظیم مقدس عبادت گاہ اور خانہ کعبہ کی ہے اور حج کی توہین اس حوالے سے ہوئی ہے کہ اس معزز رکن نے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی ہے اور دوسری بات پھر اس کو اپنی ان عبادت گاہوں کو خانہ کعبہ کے برابر اور حج کے برابر لا کر کھڑا کرنا ظاہر ہے اس سے مسلمانوں

کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ چونکہ میں اس وقت جب بحث ہو رہی تھی میں اسمبلی میں موجود نہیں تھا لیکن اسمبلی کے اس ریکارڈ سے پتہ چلا کہ اس بحث کے دوران حزب اختلاف کے رکن نے ہمارے حزب اقتدار کے ایک ساتھی اور مسلمان بھائی کو اس نے دعوت دی ہے اور کہا کہ اس نے اگر بدھ مت مذہب میں آپ بھی شامل ہو جائیں آپ کو ہمیشہ خوشی ہوگی تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف اس معزز رکن کی توہین کی ہے بلکہ ایوان اور تمام مسلمانوں کے جذبات اس نے مجروح کئے ہیں۔ تو اس حوالے سے اور دوسری بات یہ ہے کہ جب یہاں اقلیتوں کے لئے آپ جانتے ہیں کہ اسپیکر صاحب پاکستان میں اقلیتیں محفوظ ہیں۔ اور ان کی عبادت گاہیں بھی محفوظ ہیں۔ ان کا کاروبار بھی محفوظ ہے لیکن ہندوستان جو سیکولرزم کا نعرہ لگا کر اور دنیا کو یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ یہاں مذہبی آزادی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان جیسی مملکت میں جس میں پندرہ کروڑ سے بڑھ کر مسلمان ہیں اور مسلمان سب سے بڑی اقلیت ہے لیکن ان کی عبادت گاہیں آئے دن مسمار کی جاتی ہیں اس تاثر کی بنیاد پر تعصب کی بنیاد پر سینکڑوں کی تعداد میں یہاں آئے دن مسلمان شہید کئے جا رہے ہیں کشمیر کو آپ دیکھیں ہندوستان میں آپ دیکھیں۔ بابری مسجد کے حوالے سے آ دیکھیں پورے ہندوستان میں مسلمانوں کے کشت و خون جاری ہیں۔ جبکہ ہم نے یہاں اقلیتوں کو اور خصوصاً ہندوؤں کو بہت ہی تحفظ فراہم کیا ہے۔ اور اگر ایک ہندو رکن اس طرح مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں یہ تو براہ راست مسلمانوں کو ایک جنگ کی دعوت دے رہا ہے اور ایسے معزز ایوان میں اس قسم کی باتیں کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر رہے ہیں گزشتہ سال جب کہ بابری مسجد کے حوالے سے مسلمان جذباتی ہو گئے ملک کے طول اور عرض میں جلوس نکلے لیکن باشعور طبقہ اور مسلمانوں نے خود جھنڈے اٹھا کر ہندوؤں کی دکان پر کھڑے ہو گئے اور انہیں کہا کہ ان کی ہم حفاظت کریں گے۔ یہ ہمارا مذہبی فریضہ ہے اگر یہ ایک اقلیتی ممبر یہاں ہمارے ایوان میں بیٹھ کر وہ ہندوستان کے ایجنٹ کا کردار ادا کرتا ہے تو پھر ہم اس کو اس قسم کی جسارت کی کبھی اجازت نہیں دیں گے۔ اور کبھی ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے ہیں کہ ایک اقلیتی ممبر کبھی خلفائے راشدین کے حوالے سے کبھی کسی نام کے حوالے سے اس طرح جو ہے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتے ہیں۔ لہٰذا میں یہ گزارش کروں گا کہ اس تحریک استحقاق کو منظور کر کے اس پر بحث کی جائے جس معزز رکن نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے اس کا نوٹس لیا جائے کیونکہ اس معزز رکن کو پتہ تھا کہ معزز ایوان کے اراکین جذباتی ہو گئے ہیں یہ مسئلہ ضرور آئے گا اس نے ایوان چھوڑ کر پہلے ہی رخصت لے لی ہے۔ اس کے بعد حزب

اختلاف کے دو چار نمبر تھے وہ بھی سمجھتے ہوں گے کہ مسلمان اس مسئلے پر جذباتی ہو گئے ہیں وہ بہانہ بنا کر میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ لہٰذا میری گزارش ہوگی اس معزز ایوان سے۔ (مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** ہم میدان چھوڑ کر نہیں بھاگے ہم آپ کا جواب دینے کے لئے یہاں موجود ہیں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ جناب اسپیکر۔ اس تحریک کو ملتوی کردیں جب وہ معزز رکن آجائیں ان کی موجودگی میں ہم اس پر گفتگو کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق نمبر ۱۶ کو بارہ نومبر ۹۱ء تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

تحریک التوا نمبر ۱۷

○ **جناب اسپیکر۔** اب ایک تحریک استحقاق نمبر ۱۷ میر جان محمد جمالی صاحب کی طرف سے جان محمد جمالی صاحب اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پیش کریں۔

○ **میر جان محمد خان جمالی۔** (وزیر ملازمتہا و نظم و نسق عمومی)۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی ازجات سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو ایوان میں بعض اراکین نے ایوان میں غیر شائستہ اور غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے جو پارلیمانی روایات کے خلاف ہے جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اس معاملہ پر غور کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو ایوان میں بعض اراکین نے ایوان میں غیر شائستہ اور غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے جو پارلیمانی روایات کے خلاف ہے جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اس معاملہ پر غور کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تو جان محمد جمالی صاحب اگر ہم سب یہیں فیصلہ کریں کہ آئندہ ہم ویسے بھی غیر شائستہ لب و لہجہ اسمبلی میں یا کہیں بھی استعمال کریں تو یہ اچھی بات نہیں ہے ہم آئندہ کے لئے مل کر یہ فیصلہ کریں کہ اس سلسلہ میں آپ مزید کہنا چاہتے ہیں؟

○ **میر جان محمد خان جمالی۔** (وزیر ملازمتہا و نظم نسق عمومی)۔ جناب اسپیکر۔ اگر آپ

اجازت دیں تو میں وہ باتیں دہرا دوں جن کی بنا پر میں یہ تحریک دینے پر مجبور ہوا ہوں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا۔ہم تو مظلوم ہیں حزب اختلاف والے مظلوم ہیں وہ کبھی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال نہیں کرسکتے ہیں آپ مہربانی کریں آپ اقتدار کے مالک ہیں آپ کرسی کے مالک ہیں آپ مہربانی کر کے ہمیں صحیح جواب دیں ہمیں مطمئن کریں۔

○ **میر جان محمد خان جمالی۔** (وزیر ملازمتہا و نظم نسق عمومی)۔ جناب اسپیکر۔ خدا نہ کسی کو مظلوم کرے نہ ظالم اکتیس تاریخ کو جب تحریک استحقاق پر گرما گرم بحث ہورہی تھی اس وقت میر ہمایوں صاحب کچھ ایسی باتیں کر گئے جو ہماری بلوچستان اسمبلی کی روایات کے خلاف ہے بلوچستان اسمبلی کی ایک روایت یہ ہے اس کا ایک تقدس رہا ہے اسمبلی کی روایت میں ہمارے جو یہاں سماجی سیٹ اپ ہے اس کا بھی بہت اثر رہا ہے۔ زیادہ تفصیلی بات میں نہیں کروں گا دو تین اشارے دوں گا اس میں یہ بات واضح ہوجائے گی۔ جناب والا۔ ایک دفعہ انہوں نے قائد ایوان کی طرف ڈائریکٹلی مخاطب ہو کر آپ کے توسط سے نہیں۔ ایک نئی روایت قائم کی کہ اٹھو اٹھو گیٹ اپ گیٹ اپ (getup_getup)جناب والا۔ وہ اس اسمبلی کے ممبر رہے ہیں وہ ۱۹۸۵ء میں بھی ممبر رہے ہیں ۱۹۸۸ء اور ۱۹۹۰ء میں بھی رہے۔ کبھی پہلے انہوں نے ایسی بات نہیں کی تھی کیوں نہیں کی وہ حالات بہتر جانتے ہیں موجودہ قائد ایوان بہت ہی شریف آدمی ہیں دریا دل رکھتے ہیں اس لئے اس طرح حملے کئے جارہے ہیں۔ یا پہلے والے زور آور تھے ان کے سامنے بات نہیں کرسکتے تھے وہ یہاں تک کہہ گئے کہ جی دیکھیں وہ مونچھوں کو تاؤ دے رہے ہیں۔ قائد ایوان کیا پہلے قائد ایوان یہاں مونچھوں کو تاؤ نہیں دیتے رہے؟ (مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ مونچھیں گناہ تو نہیں ہر ایک کے پاس مونچھیں ہیں۔ (مداخلت)

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ)۔ جناب والا میں یہ وضاحت چاہوں گا کہ جناب عبدالکریم نوشیروانی صاحب کو ہم کس کھاتے میں شمار کریں۔حزب اختلاف میں یا حزب اقتدار میں یا آزاد بنچوں پر (مداخلت) پھر وہ اس حوالے سے ہمیں جواب دیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ آپ مہربانی کریں آپ کا تو سوال ہی

نہیں ہے آپ تقریر کر رہے۔ اس وقت تحریک استحقاق جان محمد پیش کر رہا ہے۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ کوئی بات کی ہے تو مخاطب ہیں اس سے

(مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ میں حزب اقتدار میں ہوں یا حزب اختلاف میں میرا رول سامنے آجائے گا آپ پرواہ نہ کریں۔ فکر نہ کریں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ کب آئے گا جی؟

○ **میر جان محمد خان جمالی۔** (وزیر ملازمتہا و نظم و نسق عمومی)۔ جناب اسپیکر۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی کچکول علی صاحب۔

○ **میر جان محمد خان جمالی۔** (وزیر ملازمتہا)۔ جناب اسپیکر۔ اگر کچکول صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں تو وہ بول لیں۔ ورنہ مجھے آپ بولنے کی اجازت دیں۔

○ **مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ۔** جناب اسپیکر۔ ہر چیز کے کوڈ آف کنڈکٹ اور کوڈ آف ایتھکس Code of Ethics ہوتے ہیں ہم اپوزیشن میں ہیں ہاؤس کا اسپیکر ہے اس سے ہٹ کر ان کی عزت ہماری عزت ہے یہ بحیثیت بلوچ میں نے گیلو صاحب کو کہا ارجن داس صاحب کو کہا اور ہمارا ایمان بھی ہے اگر وہ جو بھی سیاسی غلطی کریں گے ہم اسے معاف نہیں کریں گے لیکن بہ حیثیت ایک شریف انسان اور ایک بلوچ یہ ہمارا اخلاقی اور سیاسی فرض بنتا ہے کہ ہم اس جیسے نازیبا الفاظ استعمال کسی کے خلاف نہ کریں وہ چاہے اپوزیشن میں ہو یا جو بھی ہوں۔ میں بحیثیت اپوزیشن کے ایک رکن کے یہ چیزیں برداشت نہیں کرسکتا کہ ہمارے ایک بزرگ کو بے عزت کریں چاہے وہ بزرگ بگٹی صاحب ہوں یا وہ بزرگ جمالی صاحب ہوں۔ ہمارے لئے سارے ایک ہیں لیکن اس سے ہٹ کر ایک ہاؤس کی سب سے بڑی چیز اس کا کوڈ آف کنڈکٹ ہے اس کے کوڈ آف ایتھکس Code of ethics ہوتے ہیں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر کوئی ممبر چاہے وہ میں یا کوئی اور ان کو وائیلیٹ کر رہا ہے تو خدا کے لئے آپ بہ حیثیت اسپیکر ان کو لگام دیں تاکہ لوگ ہم پر نہ ہنسیں اور یہ اسمبلی مضحکہ خیز نہ بن جائے۔ مہانی صاحب۔

○ **میر جان محمد خان جمالی۔** (وزیر ملازمتہا)۔ جناب اسپیکر۔ اس اسمبلی کی یہ بھی روایت رہی ہے کہ قائد ایوان کو کبھی تکلیف نہیں دی جاتی تھی بات کرنے کی منسٹر فار لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز اٹھاسی سے لے کر نوے تک قائد ایوان بگٹی صاحب کی طرف سے جواب دیتے تھے یہ بھی اس اسمبلی کی روایت رہی ہے یہاں پر ہر چھوٹی سی بات پر ان کی طرف ڈائرکٹ اپروچ Direct approach کیا جاتا ہے تو یہ تو ان کی شرافت ہے کہ وہ خود اٹھ کر جواب دے دیتے ہیں وزیر اعلیٰ کے علاوہ کوئی زور آور قائد ایوان ہوتا تو میں دیکھتا کہ وہ کیسے مونچھوں کی بات کرتے اس وقت وہ کیوں نہیں کرتے تھے ایسی بات؟ ابھی ان کو کیسے خیال آگیا ہے ؟ کیوں کہ آگے کوئی شریف آدمی بیٹھا ہے یہ کوئی طریقہ ہے جناب؟ جب کہ ایک ممبر کو آٹھ سال کا پارلیمنٹ کا تجربہ ہو ؟

○ **جناب اسپیکر۔** فیصلہ یہیں کرتے ہیں کہ ہاؤس کے ڈیکورم کو ہم سب مل کر برقرار رکھیں گے اور کوئی بھی غیر شائستہ غیر پارلیمانی اور غیر مہذب لفظ اور جملہ اسمبلی میں استعمال نہ کریں۔

○ **میر جان محمد خان جمالی۔** (وزیر ملازمتہا)۔ میری گزارش ہے جناب ان الفاظ کو ایکسپنج expange کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ ایسی بات چیت ہوتی ہو۔

○ **جناب اسپیکر۔** جو بھی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کو ایکسپنج کیا جائے۔

○ **میر جان محمد خان جمالی۔** (وزیر ملازمتہا)۔ جناب اسپیکر۔ اور آج کے سیشن میں جو اس وقت میں کہہ رہا ہوں ان کو ان کیمرہ In-Camera کریں۔ ہم تو یہاں تک تیار ہیں کہ وہ پریس میں بھی نہ آئے۔ ہمارے وہ اراکین تو پریس گیلری کے لئے پلے اپ play up کرتے ہیں اور تقاریر کرتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جو بھی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ ایکسپنج expunge کئے جاتے ہیں۔

تحریک التوا نمبر ۱۸

○ **جناب اسپیکر۔** (قرارداد) تحریک استحقاق نمبر ۱۸ یہ محمد شاہ مردان زئی صاحب اور جعفر خان مندوخیل صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

○ **جعفر خان مندوخیل۔** (وزیر تعلیم)۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے یہ میں تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہو کہ قرار داد نمبر ۴۵ منجانب سردار سنت سنگھ جس کا متن (جو کہ حکومت ہر سال عازمین حج

کو فراہم کرتی ہے) اس قرار داد سے نہ صرف ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ بلکہ عالم اسلام کے جذبات کو بلاوجہ بھڑکانے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

میں تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہو کہ قرار داد نمبر ۴۵ منجانب سردار سنت سنگھ جس کا متن (جو کہ حکومت ہر سال عازمین حج کو فراہم کرتی ہے) اس قرار داد سے نہ صرف ایوان وہی استحقاق مجروح ہوا ہے۔ بلکہ عالم اسلام کے جذبات کو بلاوجہ بھڑکانے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

○ **جعفر خان مندوخیل۔** (وزیر تعلیم)۔ جناب اسپیکر۔ مورخہ ۳۱ اکتوبر کو سردار سنت سنگھ اقلیتی ممبر نے ایک قرار داد پیش کی تھی جس میں انہوں نے سکھوں کے لئے وہی مراعات کلیم کئے ہیں اپنے مزارات پر جانے کے لئے جو کہ ہر سال عازمین حج کو فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ قرارداد ایوان میں پیش کی گئی ہے جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور یہ ایک اسلامی ملک ہے۔ اسلامی مملکت ہے یہاں اسلامی قانون نافذ ہے۔ یہاں طرز حکومت اسلامی ہے۔ مسلمانوں کے لئے خانہ خدا' کعبہ شریف' روضہ رسولؐ اور مسجد نبویؐ کا جو احترام ان کے دلوں میں ہے وہ دنیا کے کسی بھی مذہب میں شاید کسی بھی جگہ کا نہ ہو۔ خانہ خدا کو ایک مزار کے ساتھ تشبیہ دینی چاہے گرو نانک کا ہو یا کسی اور کا یا کوئی بھی مزار ہو۔ اس سے یہ محسوس ہوتا ہے۔ کہ ان کے جو زائرین ہیں ان کے لئے وہیں سہولتیں کلیم کرنا جو کہ عازمین کو حج کی ادائیگی کے موقع پر دی جاتی ہیں انہیں دی جائیں اس قرارداد کے پیچھے جو ذہینیت ہے اسے آپ لوگ بہتر محسوس کرسکتے ہیں۔ یہاں اس ایوان میں اس سے بھی پہلے کئی دفعہ اور کئی موقع پر ہمارے حزب اختلاف کے اقلیتوں کے ممبران جن کا میں نام لوں گا ارجن داس صاحب انہوں نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اور مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کی ہے۔ اس کے کئی مواقع تھے۔ کبھی وہ خلفاء راشدین کا ذکر کرتے ہیں۔ جس کی انہیں معلومات نہیں ہوتی۔ کبھی حج کا ذکر کرتے ہیں کبھی اسلامی ارکان کا ذکر کرتے ہیں اور ایسے طریقہ سے کرتے ہیں کہ اس کی تضحیک مطلب ہوتا ہے۔ یہ جو قرار داد انہوں نے پیش کی تھی اس کے پیچھے بھی یہی ذہینیت کار فرما تھی۔ ایک مزار کو خانہ خدا' روضہ رسولؐ اور مسجد نبویؐ کے برابر درجہ دینا یہ بات نہ صرف ہمارا استحقاق مجروح

کرتا ہے بلکہ تمام عالم اسلام کا استحقاق مجروح کرتا ہے۔ کیا کوئی بھی مسلمان جس میں تھوڑا سا بھی ضمیر زندہ ہو غیرت ہو ایمانی جذبہ ہو یہ برداشت نہیں کرسکتا ہے۔ خدا کے گھر کو خانہ خدا کو کسی بھی مزار سے یا کوئی اور چیز جس کی ان کے مذہب میں اہمیت ہو تشبیہ دی جائے۔ مسلمان یہ برداشت نہیں کرسکتے ہیں۔ یہ ہماری عزت نفس کے خلاف ہے ہمارے ارکان دین جو بنیادی فرائض میں شامل ہے اور حج جو اسلام کا پانچواں رکن ہے اسے ایک مزار سے تشبیہ دی جائے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اس کا درجہ کم کرنا ہے اور اپنی عبادات کو اس کے برابر لانا چاہتے ہیں اس بات کو ہم کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کرسکتے ہیں۔ اس قسم کی قرار دادوں کو اسمبلی میں پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ شاید ارکان اسمبلی اس بات کا نوٹس لیں گے اور اس قرارداد کو اس طرح منظور کروالیں گے۔ اور جناب والا۔ یہ شکر ہوا کہ آپ نے ان حالات میں جن میں یہ قرارداد پیش کی گئی تھی منظور نہیں کی۔ اور ان الفاظ کو ایکسپنج کردیا جو مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتے تھے۔ ورنہ شائد اس اسمبلی کا گھیراؤ ہوتا۔ میرے خیال میں مسلمان اتنے بھڑک جاتے کہ آج اسمبلی کا گھیراؤ ہوتا پرسوں جمعہ کے خطبات میں اس کی مذمت کی گئی مساجد میں اس کے لئے بڑے سخت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں علمائے اکرام کی طرف سے جس کے ثبوت میں یہ اخباری بیان پیش کروں گا اس بیان میں کہا گیا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بیان ہے کہ یہ دنیا میں سب سے بڑی عالمی تنظیم ختم نبوت تنظیم تصور کی جاتی ہے یہ ان کا نوٹس بھی ہے پبلک کا کیا نوٹس ہوگا میں اس کے متعلق یہ کہوں گا کہ انہوں نے جو کہا ہے دیدہ دانستہ کہا ہے اور اکثر یہ دیکھا گیا ہے ہم نے بھی دیکھا ہے سب نے دیکھا ہے کہ یہ ایک سمجھدار آدمی کا کام ہے جو اس کے لئے تقریر تیار کرتا ہے قرارداد تیار کرتا ہے وہ اس ایوان میں معزز رکن ارجن داس بگٹی صاحب ہیں اس نے غلطی سے تیار نہیں کیا ہے۔ اس نے سوچا ہے۔ سردار سنت سنگھ صاحب جو کہ ایک ناسمجھ آدمی ہے--------

○ **جناب اسپیکر۔** یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** ان پڑھ آدمی ہے ان کی یہ غلطی ہم کسی صورت میں تسلیم کرسکتے تھے۔ نہیں اس کے لئے ایک سمجھدار آدمی نے یہ متن تیار کیا ہے وہ ارجن داس بگٹی صاحب نے تیار کیا ہے۔ ارجن داس بگٹی صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی ہے۔ وہ اس کو سمجھتے تھے وہ پڑھا لکھا ہے--------

اسپیکر صاحب کے حکم سے الفاظ حذف کئے گئے۔

میرے خیال میں وہ اس قسم کی کوئی غلطی نہیں کرسکتے ہیں انہوں نے یہ دیدہ دانستہ کیا ہے ہماری جذبات

مجروح کرنے کے لئے اور مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کے لئے کیا ہے اور خصوصا اس اسمبلی کے جذبات مجروح کرنے کے لئے کیا ہے انہوں نے سوچا کہ کل عوام اس اسمبلی کا گھیراؤ کرلے اور کل اس حوالے سے کوئی اور تشدد ہو اور پھر اس صوبے میں ملک میں مذہبی فسادات شروع ہوجائیں گے آپ نے دیکھا ہوگا کہ آج انڈیا میں مسلمان پہلے سے مشتعل ہیں بابری مسجد کو شہید کیا جارہا ہے سیکولر ملک ہوتے ہوئے کیونکہ وہ کوئی مذہبی ملک نہیں ہے ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے لیکن وہاں پر کافی مسجدوں کو شہید کیا جارہا ہے کئی سو سال پرانی بابری مسجد کو شہید کیا جارہا ہے اس سے عوام کے جذبات بھڑکے ہوئے ہیں اور عوام کافی مشتعل ہیں اور اگر اس کے ساتھ اضافے کئے جائیں تو اس صوبے کا امن و امان بھی خراب ہوسکتا ہے مسلمان جلوس کی صورت میں آسکتے ہیں اور اگر یہ خبر اخبار میں آجائے تو پھر آپ یہاں جلوس دیکھیں گے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی ہوگی اس کے بعد پھر حکومت کو شاید کوئی سخت قدم اٹھانا پڑے گا اور اس کے نتیجے میں کوئی اور صورت حال بھی پیدا ہوسکتی ہے جس کو ہم سنبھال ہی نہ سکیں لہٰذا ہم اپیل کرتے ہیں کہ اس پر فوری کارروائی کی جائے اس ممبر کے خلاف کارروائی کی جائے بہتر ہوگا اس کا ریفرنس الیکشن کمیشن کو بھیجا جائے اور میں سفارش کرتا ہوں کہ اس کا ریفرنس الیکشن کمیشن کو بھیجا جائے اور اس ممبر کی رکنیت کے بارے میں بھیجا جائے۔ شکریہ۔ (ڈیسک بجانے کی آواز)

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** مسٹر جانسن اشرف۔

○ **مسٹر جانسن اشرف۔** جناب والا جس روز یہ قرارداد پیش کی گئی میں یہاں پر نہیں تھا میں دونوں ساتھی جو اقلیتی ارکان ہیں وہ اکثر اقلیتوں کی باتیں کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ایک ہندو رکن ہیں اور وہ صرف اور صرف ہندو اقلیت کی بات کرتا ہے وہ ہندو رکن ہے اس کو بلوچستان کی تمام اقلیتوں کے بارے میں کوئی بات کرنے کا حق نہیں ہے اور جہاں تک بزرگ سنت سنگھ کا تعلق ہے وہ سکھوں کے نمائندے ہیں اور جہاں تک اقلیتوں کے حقوق کی بات ہے حکومت نے اس کے لئے علیحدہ وزارت قائم کررکھی ہے اقلیتوں کی بات وہاں کی جاسکتی ہے میں جناب اس تحریک استحقاق کی یہ بات کرتا ہوں کہ تحریک استحقاق مجروح کرنے والے رکن یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے تحریک استحقاق کی بھی کسی اگلی تاریخ پر رکھا جائے جب رکن موجود ہوں۔ تاکہ وہ اپنے جوابات دے سکیں۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** حاجی محمد شاہ مردان زئی۔

○ **حاجی محمد شاہ مروان زئی- (وزیر سماجی بہبود)**

بسم اللہ الرحمان الرحیم ○

جناب والا میں اس تحریک استحقاق کے متعلق یہ عرض کرتا ہوں کہ اسلام ایک مکمل دین ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ اقلیتی ممبر جو ہندو مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے بھارت میں بابری مسجد کی بے حرمتی بھی کی ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے ان عوامل نے مسلمانوں کے جذبات کو ابھارا ہے اور مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج کیا ہے ہمارے سامنے بھی ہمیشہ یہاں پر وہ ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں آپ نے سنا ہے۔ اگر اسلام کے بارے میں کوئی بات آجاتی ہے تو ہمیں اس کا دفاع کرنا چاہئے اور اس نے حج کے بارے میں جو کئی الفاظ استعمال کئے ہیں جس سے اسلام اور مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اس مسئلے کو استحقاق مجروح قرار دیا جائے اور اس مسئلے کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ ایسے ممبر کی رکنیت ختم ہو اور وہ اپنی زبان سے اسلام کے الفاظ استعمال نہ کرے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اقلیت مسلمان کو اپنے مذہب کے لئے دعوت نہیں دے سکتے ہیں اور اس کے اتنے جذبات بھڑکے ہوئے تھے کہ ایک مسلمان کو بھی اس چیز کی دعوت دی ہے ہر وقت وہ اسلام کی باتیں کرتے ہیں حضرت عمرؓ کے حوالے دیتے ہیں اسلام کو عظیم مذہب قرار دیتا ہے اور اگر ایسی بات ہے تو وہ سیدھا وہ کلمہ پڑھے صاف کہے ورنہ آئندہ اسلام کا نام اپنے منہ سے نہ لے۔ شکریہ

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر**

مولانا عصمت اللہ

○ **مولانا عصمت اللہ-** جناب اسپیکر۔ میں آپ کی اجازت سے اس مسئلے کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ تحریک استحقاق ہے اسلامی مسئلہ ہے میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس پر ساتھیوں نے تفصیلی گفتگو کی ہے میں بھی گزارش کرتا ہوں کہ اقلیتی رکن جو اسمبلی میں موجود ہیں ان کے اپنے فرائض ہیں اور ان کی نشستوں کی ضرورت اس اسمبلی میں اس لئے پیش آئی ہے کہ وہ صرف اپنی اقلیتوں کی بات کرسکیں وہ اپنی برادری کے لئے پاکستان کے آئین کے مطابق اس کے اندر رہ کر بات کرسکتے ہیں ان کے حقوق کے متعلق بات کرسکتے ہیں اس وجہ سے ہر اسمبلی میں قومی اسمبلی میں صوبائی اسمبلی میں ان کی نشستیں ہیں اور اب جو ہمارے

یہاں اقلیتی نمائندے ہیں وہ اتنے بے لگام ہو چکے ہیں کہ وہ قائد ایوان کا تمسخر اڑاتے ہیں اسلام کا تمسخر اڑاتے ہیں اور اپنی زیارت جو ہے اس کو حج بیت اللہ کے برابر سمجھتے ہیں وہ اسمبلی کے فلور پر اقلیتوں کی بات نہیں کرتے ہیں مسلمانوں کو اپنے مذہب کی دعوت دیتے ہیں یہ پاکستان کے آئین کی مخالفت ہے۔ اسلام کی مخالفت ہے اور مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے اس سلسلے میں بارہ تاریخ کو باقاعدہ ہم بحث میں حصہ لیں گے۔ لیکن یہ سفارش ضرور کرتے ہیں آپ کے توسط کے الیکشن کمیشن کو یہ ایوان سفارش کرے کہ اقلیتی نمائندے اپنے دائرہ حقوق سے تجاوز کر گئے ہیں وہ ان کی نشست اور ان کی جو ممبر شپ ہے اس کو قانون کے مطابق جو بھی تادیبی کارروائی ہو سکتی ہے اس کے مطابق کارروائی کریں۔ جناب اسپیکر۔ صاحب بلوچستان پاکستان کا ایک صوبہ ہے۔ پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے' اس میں مسلمان رہتے ہیں' اور یہ اسلامی ملک ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں کے ملک میں اور مسلمانوں کی اس اسمبلی میں اقلیتی رکن اتنا بے لگام ہو چکا ہو کہ وہ اسمبلی فلور پر بدھ مت یا کسی غیر مسلم مذہب کے رکن کو دعوت دے دے۔ یہ معمولی بات نہیں ہے یہ انتہائی اہم بات ہے۔ بارہ تاریخ کو ہم اس بحث میں حصہ لیں گے اور اس مسئلے کو ہم زور سے اٹھائیں گے آپ سے بھی درخواست کرتے ہیں اور معزز ین ایوان سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ ضابطے کے مطابق اور قانون کے مطابق اس رکن کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک قرار داد نمبر ۴۵ کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں سوری جی' قرار داد نمبر ۴۵ کا انہوں نے ریفرنس دیا ہے۔ یہ تحریک استحقاق نمبر ۱۸ جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے چونکہ اس دن کی کارروائی میں رکن نے اور ان کے ساتھ جو اقلیت کے جو دوسرے رکن تھے انہوں نے بھی خود ان الفاظ کو حذف کرنے کی استدعا کی تھی اور وہ الفاظ اس قرارداد سے حذف ہوئے جہاں تک دوسری تحریک استحقاق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق کو اس طرح نمٹا دیتے ہیں جہاں تک دوسری تحریک استحقاق ہے اس کے لئے بارہ تاریخ تو پہلے ہی سے مقرر کی جا چکی ہے اور اس تحریک استحقاق کو ہم یہیں نمٹا دیتے ہیں۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر۔ اگلی تحریک کو ہم موخر کر لیتے ہیں تاکہ اس پر صحیح بحث ہو۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد منظور ہوئی ہے اور وہ الفاظ پہلے ہی سے حذف ہوئے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ اس پر مزید ضرورت باقی ہے۔

○ **حاجی محمد شاہ مردان زئی۔** (وزیر زکواۃ و سماجی بہبود)۔ ایک لفظ نکال دیا اور دوسرا لفظ اس میں ڈال دیا تو کیا فرق پڑا ؟ اس میں وہ تو نکال یا اور پھر دوسرے کو دعوت دی کہ آؤ ہمارے ساتھ جوڑی دار بنو میرا خیال ہے اس قرار داد کو استحقاق کمیٹی کے پاس بھجوایا جائے تاکہ اس پر صحیح فیصلہ ہو کہ آئندہ کے لئے وہ ایسی غلطی نہ کرے۔

○ **جناب اسپیکر۔** مردان زئی صاحب اس پر فیصلہ ہوگیا ہے جی۔ تحریک التواء نمبر ۱۳ منجانب جناب کچکول علی صاحب۔

○ **مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ۔** تحریک التواء نمبر ۱۳ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو میں نے ایک تحریک التواء بسلسلہ بلوچستان لیبر کلرک الائنس کی ہڑتال کے سلسلہ میں پیش کی تھی جس کے ٹیکنیکل بنیاد پر بحث نہ ہو سکی کیونکہ مسئلہ نہایت حساس اور اہم نوعیت کا ہے۔ براہ مہربانی اس پر بحث کی جائے۔ مسلہ تحریک التواء مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء نقل ھذا برائے ملاحظہ منسلک ہے۔ میرے خیال میں جناب اسپیکر۔ میں اس کو پڑھ لوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی تحریک التواء کو پڑھ لیں۔

○ **مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لیبر کلرکس الائنس دو دن سے احتجاجی ہڑتال پر ہیں جس کی وجہ سے متعلقہ محکمہ جات کے دفتری کام بھی نہیں ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ مذکورہ الائنس نے جلسہ' جلوس کرنے کی بھی دھمکی دی جب کہ کوئٹہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ ت پ کا نفاذ ہے جس سے قانون شکنی ہوگی لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس حساس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لیبر کلرکس الائنس دو دن سے احتجاجی ہڑتال پر ہیں جس کی وجہ سے متعلقہ محکمہ جات کے دفتری کام بھی نہیں ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ مذکورہ الائنس نے جلسہ' جلوس کرنے کی بھی دھمکی دی جب کہ کوئٹہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ ت پ کا نفاذ ہے جس سے قانون شکنی ہوگی لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس حساس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

○ کچکول علی بلوچ۔ جناب اسپیکر۔ سب سے پہلے میں اس کی Maintainability پر بحث کروں گا۔

○ جناب اسپیکر۔ جی 'فرمائیں (Whether it is maintainable over nat)

○ کچکول علی بلوچ۔ میرے خیال میں ہم لوگ روزانہ اخباروں میں پڑھ رہے ہیں اور بحیثیت ارکان اسمبلی جو ہماری ذمہ داریا ں ہیں ہم لوگ اس مسئلے سے آگاہ ہیں کہ مختلف محکموں کے جو یونین یا کہ ایسوسی ایشن ہیں انہوں نے آپ کی حکومت کو اپنے چارٹر آف ڈیمانڈ دیئے ہیں انہیں قبول و منظور کیا جائے لیکن جہاں تک ان کے جائز مطالبات ہیں یا کہ آپ لوگوں کی حکومت کے جو اخراجات ہیں 'ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہم ہر چیز آپ لوگوں پر تھوپ دیں۔ جو جائز مطالبات ہیں اور حکومت ان کو دے سکتی ہے اور ان کے مسائل حل کرسکتی ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ حکومت کا اولین فرض ہے کہ وہ ان کے مطالبات جو جائز ہیں ان کو منظور فرمائیں جناب اسپیکر۔ ان میں کچھ مطالبات ایسے ہیں جنہیں آپ لوگوں کی حکومت نے منظور کیا تھا لیکن اس کے باوجود ان پر عمل درآمد نہیں ہورہا ہے ان کے کل بارہ مطالبات ہیں' چارٹر آف ڈیمانڈ کے لحاظ سے ان میں یہ ہے کہ کچھ سہولتیں سیکرٹریٹ ملازمین کو دی گئی ہیں دوسرے نان سیکرٹریٹ کلرک ہیں یا کہ درجہ چہارم کے ملازمین چاہے وہ ژوب مین ہیں' چاہے وہ خضدار میں ' چاہے پشین اور چاہے جدھر ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب کہ ہمارے اسکیل ایک ہی ہیں' ایک ہی صوبے سے ہمارا تعلق ہے اور جو معاشی حالت ہیں' مہنگائی ہو یا افراط زر وہ سارے ہمارے ایک جیسے ہیں اوقات کار بھی ایک جیسے ہیں لہٰذا ان کی جو ڈیمانڈ ہیں وہ بالکل اس کا جواز ہے جب کہ سیکرٹریٹ میں آپ ایک ڈرائیور کو آٹھ سو روپے اضافی دیتے ہیں اور ایک ڈرائیور جو کسی افسر کا ہو جس کا تعلق کسی اور ڈیپارٹمنٹ سے ہو ' وہ کسی بھی دیہات میں ہو کوئٹہ شہر سے ہٹ کر اور اسے یہ نہیں دیا جائے۔ تو میرے خیال میں اس کا کوئی جواز نہیں ہے جب ان کے ایک اسکیل ہیں' اس صوبے میں دونوں رہ رہے ہیں اور جو حالات ہیں ان کا ایک جیسا سامنا کررہے ہیں۔ جناب اسپیکر۔ ہم کہتے ہیں کہ ان کے جو جائز مطالبات ہیں' اسمبلی سے یہ گزارش کرتے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں جتنے روزگار کے ذرائع ہیں وہ کم ہیں یہاں صنعتیں نہیں ہیں لہٰذا یہ ہی ہیں کوئی چپراسی ہے کوئی کلرک کوئی استاد کوئی چوکیدار اور کوئی خاکروب ہے اگر ہم انہیں Salirty نہ کرسکیں۔ تو میرے خیال میں یہ جو ان کی ہڑتال اور جلسہ و جلوس ہیں یہ بالکل برجواز ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ لوگ اس مہنگائی کے دور میں ان کے جو جائز مطالبات ہیں ان کو قبول

فرمائیں اور ساتھ ساتھ میری جو تحریک التواء کا مقصد ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف دیکھ رہے ہیں کہ دفعہ ۱۴۴ تعزیرات پاکستان ہے اور دوسری طرف ہم دیکھ رہے ہیں یہ ہڑتال وغیرہ صرف ایک محکمہ کی طرف سے نہیں ہے بلکہ میرے خیال میں ۵۴ ڈیپارٹمنٹس ہیں۔ جناب یہ ایک ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ نہیں میرے خیال میں (۵۴) ڈیپارٹمنٹس کے یونینز اور ایسوسی ایشنز اس سلسلے میں قبل ازیں انہوں نے گورنمنٹ کو نوٹس دیا ہے۔ کہ ہمارے مطالبات کو فوری طور پر تسلیم کیا جائے لیکن ابھی تک اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ اگر ہوا ہے تو اس کا علم ہمیں نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اس مسئلے کی نزاکت کو دیکھ کر آپ حضرات ان کے ساتھ گفت و شنید سے یہ مسئلہ طے کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ایک طرف قانون کا جو آپریشن ہے وہ جاری ہے دفعہ ۱۴۴ دوسری طرف وہ اپنے مطالبات کے سلسلے میں ہڑتال کررہے ہیں۔ اگر اس طرح ہوجائے تو میرے خیال میں ایک anarchisin ہوگا۔ یا بالکل ڈسٹربینس ہوگی۔ جس سے حکومت کے امن و امان میں خلل پڑے گا۔ اور یہاں جو پر امن فضا ہے اس کو کافی نقصان ہوگا۔ اس وقت خاص کو جو خاکروبوں نے ہڑتال شروع کردی ہے جس سے کوئٹہ شہر کی صفائی پر خاصہ اثر پڑا ہے۔ اور ہر طرف گندگی پھیلی ہوئی ہے۔ اور شنید میں یہ بھی آیا ہے کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (پی -ایچ -ای) کے ملازمین نے بھی اپنے مطالبات کے حق میں دھمکی دی ہے کہ اگر ہمارے مطالبات پر عمل نہیں ہوا تو عوام کو پانی کی سپلائی بند کردیں گے اسی طرح آپ دیکھ رہے ہیں سیکرٹریٹ سے ہٹ کر جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں ہمارے بلوچستان میں وہ سارے جمود کا شکار نہیں حتیٰ کہ حکومتی مشینری بھی جمود کی شکار ہے۔ جس کی وجہ سے جو پروڈکشن یہاں کم سے کم ہورہی ہیں وہ بھی اسٹاپ ہوچکے ہیں میں کہتا ہوں کہ قانونی پیچیدگیوں کے ساتھ ہی ساتھ ایک ان کرنٹم نہ ہوجائے۔ یہاں کے حالات کو مدنظر رکھ کر گورنمنٹ ان کے ساتھ تصفیہ کرے۔ تاکہ یہاں جو مسائل پیدا ہونے والے ہیں اس کا خاتمہ ہم ایک بار پھر اس ایوان سے درخواست کرتے ہیں کہ ان مزدور یونینز کے مطالبات کو فوری طور پر حل کیا جائے۔ شکریہ۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ میں کچکول علی کی اس تحریک کی پرزور حمایت کرتا ہوں اور مجھے یہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ آف بلوچستان نے اپنے وزراء کے لئے اتنی بڑی گاڑیاں خریدی تھیں جن کی قیمت اٹھارہ لاکھ روپے ہے اور منسٹرون کو ڈیکوریشن کے پانچ لاکھ دیئے گئے ہیں۔ ایک کلرک یا ایک چوکیدار یا ڈرائیور جن کی تنخواہ سولہ سو روپے۔

○ **جعفر خان مندوخیل۔** (وزیر تعلیم)۔ جناب اسپیکر۔ پوائنٹ آف آرڈر

○ **جناب اسپیکر۔** کریم صاحب پہلے ان کی پوائنٹ کو سننے دیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ آپ اقتدار والے ہیں ان باتوں کو نہیں سن سکتے۔ آپ سنو تو سہی حقیقت بہت کڑوا ہوتا ہے۔ اس وقت یہ مسئلہ جو چل رہا ہے۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر۔ ہمارے معزز رکن نے جو ہم پر الزامات لگائے ہیں میں کہوں گا کہ شاید ان کی معلومات کم ہے۔ وہ دیدہ دانستہ ہمیں بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ میں آج بتادوں گا کہ ان کے اخراجات کیا ہیں ان کے بنگلوں میں ڈیکوریشن پر کتنا خرچہ کیا گیا ہے۔ اور مہینے میں ان کا اپنا کتنا خرچہ ہے۔ ہر منسٹر کے پاس پندرہ پندرہ گاڑیاں ہیں اور ان کے فیول کا خرچہ علیحدہ ہے۔

○ **نواب محمد خان اسلم رئیسانی۔** (وزیر خزانہ)۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب اسپیکر۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی نواب صاحب۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ میں معزز رکن سے کہوں گا کہ وہ ثابت کریں اس معزز ایوان کے سامنے کہ کس منسٹر کے پاس پندرہ گاڑیاں اور کس کو پانچ لاکھ ڈیکوریشن کے لئے دیا گیا ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ معزز رکن کے بنگلے کی لمبائی اتنی بڑی ہے کہ وہ پندرہ بیس لاکھ سے پورا نہیں ہوسکتا ہے۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب وہ زمین پچاس ساٹھ سال پہلے ہمارے والد نے خریدی ہے اور اس کی ڈیکوریشن میں نے اپنے خرچے سے کیا ہے نہ کہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے کی ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر۔

○ **جناب اسپیکر۔** نوشیروانی صاحب تحریک سے متعلق بات کریں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ اقتدار والوں کو یہ بات اچھی نہیں لگتی۔ کیونکہ سچ بات کڑوی ہوتی ہے۔

○ **مسٹر سعید ہاشمی۔** جناب اسپیکر۔ تحریک کی ایڈمیزبلٹی پر بات ہو رہی ہے (مداخلت)

○ **میر جان محمد جمالی۔** جناب اسپیکر میں ایک بات کی وضاحت کرتا ہوں کہ اگر ہمارے پاس پندرہ پندرہ گاڑیاں ہیں تو معزز رکن بھی ہمارے ساتھ شامل ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** آپ نے جو سڑی ہوئی گاڑی دی ہے وہ شام تک آپ کے بنگلے پر پہنچ جائے گی۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بہت کچھ دیا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** کریم صاحب آپ تحریک التواء سے متعلق بات کریں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ آپ مجھے بولنے دیں اقتدار والو ورنہ میں ظلم کے خلاف اذان دوں گا۔ جب بلوچستان میں کلرک ایسوسی ایشن ایک سال سے ہڑتال کروا رہی ہے۔ وزیر صاحبان اپنے بنگلوں میں آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ غریب عوام کی انہوں نے پرواہ تک نہیں کی ہے۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ معزز رکن نے بجا فرمایا شاید ان کی تشفی میں ہو کہ ہم سے ہر ایک کے بیس گاڑیاں ہوتی ہیں اور اسی طرح ہر ایک کے بنگلے پر دس لاکھ برائے ڈیکوریشن خرچہ ہو رہا ہے تو وہ حکومت کے ریکارڈ میں موجود ہو گا۔ وہ کل یعنی ۶ نومبر کے اجلاس میں اسے پیش کریں۔ اگر نہیں کرسکا تو پھر ہماری ہتک ہوئی ہے اور اس رکن کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جائے تاکہ آئندہ کسی کو غلط بیانی کی جرات نہیں ہو سکے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ آپ کس کے خلاف کارروائی کریں گے یہاں اپوزیشن میں تیرہ ممبر ہیں ان سب کے خلاف کارروائی کریں۔ یہ حقیقت ہے میں اس ثابت کروں گا۔ ایک منسٹر کے پاس چار چار پجارو ٹویٹا جو اٹھارہ لاکھ روپے کی ہے لہٰذا مہربانی کرکے وزراء اپنے اخراجات کم کریں۔ ان کلرکوں کی تنخواہ بڑھا دیں۔ آپ حضرات کے اخراجات اس وقت اتنے زیادہ ہیں جس کی مثال نہیں ملتی۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجنئرنگ۔** جناب اسپیکر۔ اب معزز رکن پندرہ کے بعد چار پر آگیا۔ ایسے آدمی کو آپ کس طرح بات کرنے دیتے ہیں یہ تو ہماری ہتک ہو رہی ہے۔ - - (مداخلت)

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا صاحب آپ ان کو بولنے دیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** ان کلرکوں اور لیبروں کا کیا قصور ہے؟

○ **جناب اسپیکر۔** حیدری صاحب آپ تشریف رکھیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ آپ انہیں برداشت کرنے کی تلقین کریں کیونکہ سچ بولنا ویسے ہی کڑوا ہوتا ہے۔ میں اس تحریک کی حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ ایک سال سے ایجی ٹیشن چل رہا ہے۔ دفتروں میں کام اسٹاپ ہے لوگوں کے ضروری کام جن کے لئے وہ سینکڑوں میل کا سفر طے کرکے آتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ یہ مسئلہ کس طرح حل ہوگا۔ مہربانی کریں اپنی اعزاجات کم کریں۔ ان کا کیا قصور اس وقت بلوچستان کو بوجھ کلرکوں پر ہے آپ تو ایئرکنڈیشن بنگلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں انہیں Put up کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ کام تو وہی لوگ کرتے ہیں لہٰذا اس مسئلہ کو فوراً حل کرو ورنہ یہ تمام گورنمنٹ کو لے ڈوبے گی۔ شکریہ۔

○ **جناب اسپیکر۔** لاء منسٹر صاحب

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ جناب اسپیکر۔ جیسا کہ معزز رکن نے تحریک کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسئلہ کل کا نہیں بلکہ ایک سال سے چلا آرہا ہے تو میری گذارش ہوگی کہ محرک اس پر اپنی وضاحت نہیں کی۔ معاملہ اس طرح کا نہیں کہ تحریک التواء آتی ہے کیونکہ نہ تو یہ فوری نوعیت کا ہے۔ کافی عرصہ سے چل رہا ہے اس سلسلے میں وزیراعلیٰ سے ایسوسی ایشن کی بات ہوئی اور لیبر منسٹر صاحب سے بات چیت ہوئی بلکہ بات چیت جاری ہے تو یہ نکات جو محرک نے اپنی تحری میں کیا کہ جن کا تعلق صوبائی حکومت سے ہیں وہ مطالبات ان کے تسلیم کرچکے ہیں اور کچھ پر احکامات جاری ہوچکے ہیں معاملہ اس طرح ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد محرک اس پر زور نہیں دیں گے اور انشاء اللہ و تعالیٰ صوبائی حکومت ان کے ساتھ ہر مطالبے پر بات کریگی اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی کوشش کرے گی۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ آپ کیا فرمائیں گے۔

○ **مسٹر کچکول علی** - جناب اسپیکر صاحب۔ میرے خیال میں ہر ایک چیز اسمبلی میں اٹھاتے ہیں ہم لوگ اسے نیک نیتی سے اٹھاتے ہیں ہیں اور اس میں اگر زیادہ ہم لوگوں نے یہ نہیں کیا ہے کہ خواہ مخواہ ہم کسی کو پریشان کریں۔ اس سلسلے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ میرے دوست نے یہ دوہرایا کہ یہ کس سے چلا آرہا ہے ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ Continuous ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ حال ہی میں ہے یہاں آپ کے بزنس اینڈ رولز میں حال میں لکھا ہے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے جو کہ موسٹ سیسیٹو ہے وہ ہے آپ کا دفعہ ۱۴۴ ایک طرف ۱۴۴ ہو اور دوسری طرف آپ کا ہڑتال جلسے و جلوس میرے خیال میں آگ اور پانی اکٹھے نہیں ہوسکتے؟

○ **جناب اسپیکر**۔ کچکول صاحب لاء منسٹر صاحب نے جو وضاحت کی یہ آپ نے فرمایا کہ پراونشل لیول پر ہم Accept کر رہے ہیں۔

○ **وزیر قانون** - جی۔ اس کے کچھ مطالبات تھے وہ تسلیم ہوگئے اور ان پر عمل درآمد ہورہا ہے اور اس وقت ایسوسی ایشن سے گفت و شنید ہو رہی ہے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ وہ معاملات جو صوبائی حکومت طے کرے گی جو ان کے بس میں ہوگا وہ انشاء اللہ صوبائی حکومت ان کی ذمہ داری کو پورا کرے گی۔

○ **مسٹر کچکول علی** - ہم تو کہتے ہیں کہ گورنمنٹ یہ ذمہ داری لے اور جتنے مسائل ہیں لوگوں کے انہیں حل کریں۔ ان کے مسائل بھی حل ہوجائیں۔ یہاں لاء اینڈ آرڈر کیس کیا گیا ہو وہ نہ ہوجائے۔ مہربانی۔

○ **جناب اسپیکر**۔ چونکہ لاء منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ یہ ذمہ داریاں پوری کریں گے اور ان کے ساتھ ابھی بھی بات چیت شروع ہے۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی** - جناب اسپیکر صاحب۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب یہ یقین دہانی یقین دہانی آخر اس کی کیا گارنٹی ہے یقین دہانی کی؟۔۔۔(مداخلت)

میرے خیال میں اس اسمبلی کے اندر کوئی کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے برائے مہربانی آخر وہ بھی بلوچستان کے لوگ ہیں ان کا بھی حق بنتا ہے ان پر رحم کریں۔ سولہ سو روپے تنخواہ پانے والے اس مہنگائی کے دور میں اس پر کیا گذرے گی؟

○ **جناب اسپیکر**۔ وزیر محکمہ ملازمت ہائے نظم و نسق عمومی بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی سالانہ

رپورٹ بابت سال ۱۹۸۹ء پیش کریں۔

○ **مسٹر جان محمد جمالی**

(وزیر ایس اینڈ جی ڈی اے)۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ برائے سال ۱۹۸۹ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

رپورٹ ایوان میں پیش ہوئی۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب وزیر متعلقہ مسودہ قانون نمبر ۴ کی مصدرہ پیش کریں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** سر۔ ایک چیز میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں جو ریلیونٹ ہے مجھے صرف دو سیکنڈ دیں یہ کہ جب ہم لوگ یہاں اسمبلی اٹینڈ کرتے ہیں سارا کام چھوڑ کر یہاں آرہے ہیں بالکل باقاعدگی سے اسمبلی اٹینڈ کر رہے ہیں اور ہمارے جو صحافی برادران ہیں بالکل ان کا پیشہ قابل احترام ہے لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے ہاں جتنے اسپیچ ہونگے وہ یہاں میرے خیال میں انہوں نے خود یہ فارمولا طے کر رکھا ہے کہ وہ ہمارے اسپیچوں کو اخبارات میں نہیں دے رہے ہیں ایک تو ہم ان سے یہ گذارش کرتے ہیں کہ وہ اپنا یہ رویہ ترک کردیں ورنہ ہم بھی خون اور گوشت کے انسان ہیں اگر ہم جذباتی ہوجائیں تو ہمارے جتنے علاقے ہیں' جتنی ایجنسیاں ہیں بالکل یعنی بغیر Hypocracy ہائپوکریسی میں انہیں یہ کہتا ہوں انہیں وہاں اخبار بیچنے پھر نہیں دیں گے کہ ہم لوگ یہاں پر لوگوں کا ضمیر ہوتے ہیں۔۔۔(مداخلت)

لیکن جو ہماری اسپیچ تھی اس پر انہوں نے کچھ نہیں کہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ ہمارے پڑھے لکھے لوگ ہیں۔۔۔ (مداخلت)

○ **جناب اسپیکر۔** کچکول صاحب یہ موضوع زیر بحث نہیں ہے جو موضوع زیر بحث ہو مہربانی کرکے اس پر بات کریں۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** (وزیر قانون)۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب۔ میرے پاس کیونکہ اطلاعات کا بھی قلم دان ہے۔ مجھے یہ امید نہیں تھی۔ معزز رکن سے جو بڑے پروگریسیو ماسٹر کے ہیں کہ وہ آزادی صحافت پر ایسے الفاظ کی کاری ضرب لگائیں گے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے محکمہ سے اس

قسم بریفنگ یا ڈی بریفنگ نہیں ہوتی۔ اخبارات کے نمائندے یہاں موجود ہوتے ہیں وہ اپنے صوابدید پر خبر چھاپتے ہیں' خبر لکھتے ہیں اور تصویر لگاتے ہیں اور اگر سرکار کا یہ Attitude ہے تو معزز اراکین جو آزادی صحافت کی قراردادیں بھی لاتے ہیں' باتیں بھی کرتے ہیں انہیں تو چاہیئے کہ وہ ان سے طے کریں کوئی ایسی بات ہے یا وہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ ان کے کسی نقطے کی Coverage نہیں ہوتی تو کوتاہی بھی ہوسکتی ہے مگر یہ دھمکی دینا۔ ۔ ۔ (مداخلت)

○ **مسٹر کچکول علی** ۔ سر۔ ہم تو کہتے ہیں ان سے گذارش کرتے ہیں۔

○ **جعفر خان مندوخیل**

(وزیر تعلیم)۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب یہ اسمبلی میں کھلم کھلا دھمکی اخبارات کو دی جارہی ہے کیا یہ جمہوریت ہے؟ کیا یہ سوشلزم ہے؟ کیا یہ کیمونزم ہے؟ کونسا قانون کونسا اخلاق یہ اجازت دیتا ہے؟۔ ۔ ۔ (مداخلت)

○ **جناب اسپیکر**۔ جناب یہ موضوع بحث نہیں ہے اس لئے نہ کوئی سوال ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ کسی ضابطے کے تحت بات کریں گے۔

○ **مسٹر کچکول علی** ۔ اگر واک آؤٹ کریں گے تو ٹھیک ہے۔ ہمیں کیا ہے وہ ہمارے لئے کیا کر رہے ہیں؟

مسودات قانون

○ **جناب اسپیکر**۔ وزیر محکمہ ملازمتہائے نظم و نسق عمومی مسودہ قانون' قانون نمبر ۴ پیش کریں۔

○ **مسٹر جان محمد جمالی**۔(وزیر ایس اینڈ جی ڈی اے)۔ ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

ہمیں پڑھنے کا موقع دیا جائے تاکہ ہم پڑھ لیں پھر اس میں کیا؟

○ **جناب اسپیکر**۔ وزیر متعلقہ مسودہ قانون نمبر ۴ کی بابت اپنی اگلی تحریک پیش کریں۔

○ **وزیر ایس اینڈ جی ڈی اے**۔ جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان وزیراعلیٰ اور

صوبائی وزراء کے (مشاہرات' مواجبات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۹۱ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات' مواجبات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانو ۱۹۹۱ء کو فی الفور زیر لایا جائے۔(تحریک منظور کی گئی)

○ وزیر محکمہ ایس اینڈ جی ڈی اے۔ جناب اسپیکر صاحب۔ آپ کی اجازت سے بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات' مواجبات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۹۱ء (مسودہ قانون نمبر ۴ مصدرہ ۱۹۹۱) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

○ جناب اسپیکر۔ مسودہ قانون نمبر ۵ پیش ہوا۔ اگلی تحریک

○ وزیر ملازمتہائے نظم و نسق عمومی۔ جناب اسپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات' مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ کو بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات' مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔(تحریک منظور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ وزیر ملازمتہائے نظم نسق عمومی - جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات' مواجبات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ (مسودہ قانون نمبر ۴ مصدرہ ۱۹۹۱) کو منظور کیا جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ - تحریک یہ ہے کہ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات' مواجبات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون (مسودہ قانون نمبر ۴ مصدرہ ۱۹۹۱) کو منظور کیا جائے۔(تحریک منظور کی گئی)

○ **جناب اسپیکر۔** مسودہ قانون نمبر ۴ منظور ہوا اب وزیر متعلقہ مسودہ قانون نمبر ۵ پیش کریں۔

○ **وزیر ایس اینڈ جی ڈی اے۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات، مواجبات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۹۱: (مسودہ قانون نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۹۱ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** مسودہ قانون نمبر ۵ پیش ہوا۔ اگلی تحریک

○ **وزیر ملازمتہائے نظم و نسق عمومی۔** جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ بلوچستان کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات، مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔(تحریک منظور کی گئی)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی ۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب۔ میں کہتا ہوں کہ ایم پی اے پے اگر اسی میں ڈال دیں تو مشکور ہوں آپ کا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۶ نومبر ۱۹۹۱ء بوقت ساڑھے دس بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر ایک بجے ۔ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۹۱

(بروز سہ شنبہ) کی صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)